جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

ماهنامه

العصر

پشاور پاکستان

اگست و ستمبر ۱۹۹۹ء ربیع الثانی جمادی الاول ۱۴۲۰ھ

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

مجلس مشاورت
مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر
جناب نثار خان ایڈووکیٹ

جلد نمبر ۵ شمارہ ۸،۹

مجلس ادارت ... مدیر مسئول ... الرحمٰن ... حسن نعمانی

دفتر نمبر ۰۹۱-۲-۴۲ ... بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر ۔ صوبہ سرحد پاکستان

اگست و ستمبر ۱۹۹۹ء ربیع الثانی، جمادی الاول ۱۴۲۰ھ

زیر سرپرستی حضرت مولانا سید شیر علی شاہ زید مجدہم حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدہم

قیمت -/10 روپے

فہرست مضامین

...عبید اللہ چترالی مرحوم	اداریہ	۲
...ن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۸
...ن سے پھر جانے والے کیلئے بھی ...وت کی سزا مقرر کی گئی ہے	ڈاکٹر احمد علی	۱۳
...ر الافتاء	مفتی غلام الرحمٰن	۱۹
...یوم تکبیر کے تقاضے	اکرام اللہ جان	۲۲
...طلباء کے تقریری مقابلہ		۲۶
...اخبار الجامعہ	مولانا تحمید اللہ جان	۴۰
...تبصرہ کتب	ریاض محمد	۴۵

ناشر و دفتر: مفتی غلام الرحمان نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا۔

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۱۰ ڈالر کی قیمت

العصر اور آپ کی ذمہ داری

جن حضرات کی رکنیت کا ایک سال پورا ہو رہا ہے ان سے درخواست ہے کہ نئے سال کے لئے اپنا چندہ مبلغ =/100 روپے سالانہ مقامی نمائندگان کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر دفتر ماہنامہ العصر کو بھیج دیں تاکہ اس کم تر ممکن ناموافق فضا اور ابتدائی حالات کے ہوتے ہوئے اپنا خوشگوار سفر جاری و ساری رکھ سکے۔

چندہ کے اختتام پر اطلاع دینے کے بعد بھی کسی رکن کی طرف سے زر تعاون موصول نہ ہوا تو (وی۔ پی) بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا رکن کا اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

ادارہ العصر کے نمائندگان حضرات

1- خان بادشاہ :- سٹور سپروائزر چراٹ سیمنٹ فیکٹری پوسٹ بکس 28 ضلع نوشہرہ
2- مولانا فصیح الرحمان صاحب :- 229/A بلاک اے شیر شاہ کالونی کراچی 28
3- مولانا مفتی محمد نعیم :- منیر برادرز نیو روڈ منگورہ سوات
4- مولانا ضیاء الرحمان :- حبیب جنرل سٹور جان مارکیٹ ... ضلع نوشہرہ
5- شاہ نواز صاحب :- گاؤں باندہ منیر خان ڈاک خانہ سرائے ... ضلع ہری پور ہزارہ
6- حمید خان و ظاہر شاہ :- پاکستان ٹوبیکو کمپنی اکوڑہ خٹک ریڈ شنٹ ... ضلع نوشہرہ۔
7- مولانا شمشاد علی صاحب :- ناظم اعلیٰ دارالعلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ۔
8- قاضی محمد طیب :- مقام عمرزئی ضلع چارسدہ
9- جناب غنی الرحمان :- غنی فوٹو سٹیٹ مل روڈ مردان
10- مولانا خلیل اللہ حقانی :- مقام روپ کی تحصیل الائی ضلع بٹ گرام
11- مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی :- خانیوال ایک مینار والی مسجد
12- مولانا مفتی محمد زرین شاکر خطیب جامع مسجد صدیق اکبر محلہ پھلاں ... آباد
13- حاجی محمد حسین - حسین انٹرپرائزز ڈھیری باغبانان پشاور
14- مفتی دلبر شاہ - مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام پنڈی روڈ چکوال
15- قاری ولی اللہ - خطیب (پی ای ڈی) پشاور

Scanned with CamScanner

صدائے عصر

مدیر مسئول

آہ مولانا عبید اللہ چترالی مرحوم!!!

صوبہ سرحد کے نامور عالم دین اور جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حضرت مولانا عبید اللہ
چترالی کو 19 اگست 1999ء بروز جمعرات اپنے آبائی گاؤں "زیئت" تحصیل مستوج
چترال میں افضل حسین نامی شخص نے بڑی بے دردی اور ظالمانہ انداز میں گولی کا نشانہ
شہید کیا آپ کے چچازاد بھائی کا بیٹا اسعد اللہ مرحوم نے بھی آپ کی رفاقت میں
شہادت نوش فرمایا۔ اس معاشرہ کی ستم ظریفی اور بد قسمتی کی اور کیا دلیل ہے؟ کہ ایک
عمل کے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت قتل کو اخبارات نے جائداد کے تنازعہ کا رد عمل
دیا۔ اخبارات میں ایسی تشہیر کی گئی کہ افضل حسین نامی شخص سے زمین کا تنازع مدتوں سے
آرہا تھا وقوعہ کے روز زمین کی حد بر آوری کے موقعہ پر فریق مخالف نے آپ پر فائر کرکے
کیا اور پھر اپنے آپ کو قتل کر کے قاتل کی خودکشی کی خبر دیکر قصہ تمام کیا۔

مولانا مرحوم کی علمی عظمت، فیاضی، غریب پروری اور مجاہدانہ کردار کو مد نظر
رکھتے ہوئے ایسی خبر پر یقین کرنا مشکل ہے کہ آپ کی زمین کا تنازعہ آپ کے قتل کی وجہ
بنی؟ آخر کار ایسا خدا ترس شخص محض ایک معمولی قطعہ اراضی کے تنازعہ میں جان سے
کیسے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جو خود عمر بھر دوسروں کو امن و آشتی اور اصلاح کا درس دیتے رہے
اگرچہ عدالتی تحقیقات کا مرحلہ تا ہنوز باقی ہے اور یہ توقع بے جا نہیں کہ حکومت وقت ملکی
سالمیت اور علاقہ میں امن و امان کی رعایت کرتے ہوئے کسی مصلحت سے قطع نظر اصل
حقائق جاننے کی کوشش کرنے گی صرف ایک عالم دین سے نہیں بلکہ علماء حقانی و ربانی کی ایک

...ات سے کئے ہوئے مظالم سے پردہ چاک کر کے پس پردہ ملک و ملت کے دشمنان کا
...رے کی ایسا نہ ہو کہ ایک عالم دین کے ظالمانہ قتل پر چشم پوشی ملک بھر میں
...اسلام کے آلہ کار "فرقہ اسماعیلیہ" کے مذموم مساعی کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بنے۔
...ے کہ مولانا کی شہادت عظمی کی تحقیق کے دوران آغا خان فاؤنڈیشن کی سرگرمیاں
...علاقہ جات میں اس حساس پٹی پر متوازی حکومت کے قیام کی گہرائیوں تک رسائی
...ہو سکے کہ دنیا کی دولت صرف اس خاص علاقہ میں کیوں خرچ کی جارہی ہے؟ کیا
...افلاس صرف اس علاقہ میں ہے۔ ملک کے کسی دوسرے حصہ میں نہیں پائی جاتی ہے
...کی نامی گرامی شخصیات اور کلیدی عہدوں پر کام کرنے والوں کے لئے ریٹائرمنٹ کے
...ادارہ کیوں پناہ گاہ بنا ہوا ہے۔ علاقہ کے بیورو کریٹس ایم پی اے اور ایم این اے اس نام
...ی اداروں کے ہاتھوں میں کیوں کھیل رہے ہیں۔ ہیلی کاپٹر، ایک سو پچاس تعلیمی
...ے، سینکڑوں گاڑیاں، بے شمار ڈسپنسریاں اور ایک غریب علاقہ میں فائیو سٹار ہوٹلوں کے
...مقصد کیا ہے؟ کیا ایک ایسا حساس پٹی جو بیک وقت افغانستان، روس، چین اور ہندوستان
...تی ہے ان پر کسی آزاد ریاست کے قیام کے لئے محنت تو نہیں ہو رہی ہے؟ کیا مولانا
...چترالی مرحوم کی یہ شہادت ان مذموم کوششوں کی ایک کڑی تو نہیں کہ دنیا کے
...ن پسند حسن بن صباح کے ہم خیالوں نے یہ نظریہ اپنا کر مخالفین کے قتل ثواب کی نیت
...تا یہاں تک کہ صلیبی جنگوں میں عیسائیوں سے سازش کر کے اسلام کے نڈر مجاہد
...صلاح الدین ایوبی کو قتل کرنے کی کوشش کی؟ اگر غیر جانب داری سے تحقیق کی گئی تو امید
...ان تمام گوشوں کی حقیقت کھل جائے گی

...اسماعیلیہ کے خلاف مولانا مرحوم کے جان دار تحریری اور تقریری خدمات سے اندازہ
...ہے کہ مولانا مرحوم ان لوگوں کے لئے قابل برداشت نہیں تھے ﴿آغا خانیوں کے
...خفیہ منصوبے﴾ اور ﴿مذہب اسماعیلیہ﴾ جیسی کتابوں میں ان لوگوں کی حقیقت کھل گئی

Scanned with CamScanner

تھی آپ ہی کی شبانہ روز محنتوں سے چترال کی زمین ان لوگوں پر تنگ ہوئی تھی اور آ
آپ کے آبائی علاقہ سے آپ کو ضلع بدری کے احکام ملتے رہے۔

آپ کے قتل کے لئے جو موقعہ تلاش کیا گیا ہے۔پس منظر اور حالات جا
بعد ایک عام شخص کے لئے اس پر یقین کرنا مشکل ہے۔اخباری بیانات کی رو سے
رپورٹ کے مطابق مولانا 19 اگست کو اپنی فروخت کردہ زمین کی پیمائش کے لئے گئے
تو موقعہ پر افضل حسین نامی آغا خانی نے انہیں گولی کا نشانہ بنایا اور بعد میں خودکشی کر
مولانا کی زمین کا تنازع کوئی ایسا تنازع نہیں تھا کہ یہ قتل اس کا ردعمل قرار دیا جائے۔
وقت سے مولانا مرحوم کی ایک معمولی زمین کا کوئی تنازعہ عدالت میں زیر سماعت
عدالت نے مولانا مرحوم کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔بعد ازاں مولانا کی ان لوگوں
مصالحت ہوئی تھی اور مولانا نے کچھ زمین ان لوگوں پر فروخت بھی کی تھی۔وقوعہ کے
تو فریقین کے درمیان نہ کوئی جذباتی ماحول تھا اور نہ اس کا کوئی خطرہ تھا۔اگر کہیں اس
احتمال ہوتا تو آپ بھی مع اسلحہ رشتہ داروں کے ساتھ حاضر ہوتے اور پھر خودکشی کا بیان
مفروضہ ہے کیونکہ خودکشی کی کوئی خاص وجہ نہیں پائی جاتی ہے قتل کی کیفیت بھی خود
قرار دینا عقلمندی کی دلیل نہیں اس لئے حقیقی گواہوں کا بیان اصل واقعہ کی نشاندہی کر
کہ مولانا پر فائرنگ کرنے کے بعد قاتل کو اپنے آدمیوں نے فائرنگ کرکے قتل کیا
بہرحال یہ سب کچھ ایسے واقعات ہیں جنہیں مدنظر رکھتے ہوئے قتل کی تحقیق کرکے ت
پہنچنے کے مواقع پائے جاتے ہیں۔

مولانا مرحوم کی حیات مستعار اگرچہ نصف صدی پر حاوی رہی لیکن آپ کے مجاہدانہ
دوراندیشی، معاملہ فہمی اور علمی عظمت کی وجہ سے آپ کا شمار صوبہ سرحد کے اکابرین علماء
ہوتا تھا۔ آپ مدبرانہ کردار اور سیاسی خدمات کی وجہ سے جمعیت علماء اسلام کے مر
رہنماؤں کی فہرست میں شامل تھے۔ملکی سطح پر ہر باطل تحریک کے مقابلہ کے لئے مر

کرنے کی وجہ سے جہادی تنظیمیں آپ کو اپنا سپہ سالار سمجھتے تھے۔تحریک طالبان میں
کردار اپنانے کی وجہ سے آپ افغانستان کی ہردلعزیز شخصیت تھے۔صوبہ سرحد میں
کی سیاسی سرگرمیوں میں حظ وافر ہونے کی وجہ سے آپ صوبہ کے سیاسی زعماء میں ایک
تھے۔

آپ کی تعلیمی زندگی کا زیادہ تر حصہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی چاردیواری سے
رہا۔اور میری رفاقت اور شناسائی کی ابتداء بھی 1972ء سے ہوئی ہے۔جہاں ہم نے
میں چار سال گزارے۔اگرچہ قاضی مبارک اور دیوان حماسہ میں ہم ہمدرس رہیں
اپنی وقت کے طلباء میں قابل طالب علم شمار ہوتے تھے۔اس وقت چکیسر اور
میں معقولات کی کتابیں بڑے شوق وذوق سے پڑھائی جاتی تھیں۔جو بھی وہاں سے
کی کتابیں پڑھ کر آتا تو طلباء میں اس کا ایک خاص علمی مقام ہوتا آپ نے چکیسر
کتابیں پڑھ کر دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ لیا قاضی مبارک اگرچہ پہلے پڑھی تھی لیکن
مولانا فضل مولی صاحب کے ایک خاص انداز سے متاثر ہو کر آپ ہمارے ساتھ اس
شریک رہے۔ 1975ء میں دورہ حدیث کے بعد آپ پشاور کے دارالعلوم سرحد،
العلوم حمادیہ (جو مولانا رحمت صاحب چلا رہی ہے) میں مدرس رہیں 1985ء میں اپنے ایک مستقل
دارالعلوم تعلیم القرآن باڑہ گیٹ کے نام سے بنیاد رکھی اور مختصر وقت میں اہم مدارس کی
میں شمار ہوا۔اگرچہ آپ سیاسی میدان کے شہسوار تھے اور زیادہ تر توجہ سیاسی امور میں
لیکن اس کے باوجود آپ اپنے وقت کے ایک کامیاب مدرس رہے۔تدریسی میدان میں
کے ہاں ان کا ایک خاص مقام تھا بعض کتابوں میں خاص انداز بیان کی وجہ سے طلباء
رغبت سے ان کتابوں میں شریک رہتے۔ حلقہ رفاقت کا خاص خیال رکھتے اور ساتھیوں
بیٹھ کر بے تکلف رہتے۔جامعہ عثمانیہ کے قیام کے موقعہ پر میرے پاس تشریف لا کر
کے تعاون کی پیشکش کی اور مرتے وقت تک مشوروں میں شریک رہے اس نوخیز ادارہ
اعتماد کیا کہ اپنے گوشہ جگر برخوردار حزب اللہ اور عبید فاروق دونوں بچوں کو جامعہ کے

حوالہ کئے۔

میں نے ذاتی طور پر مولانا کی جو خاص خوبی محسوس کی وہ آپ کی خودداری ہے آپ ایک غر
گھرانہ کے فرد تھے طالب علمی کے زمانہ سے لیکر شہادت تک فقرو فاقہ اور غربت کی زن
ہر کی آپ کے مدرسین اور قریبی دوستوں کا بیان ہے کہ مولانا کے پاس عموماً گھر تک
جانے کے لئے کرایہ نہیں ہوتا تھا اور گھر میں کئی روز تک فاقہ کی حالت رہتی لیکن کبھی
اپنی غربت کسی کے سامنے ظاہر نہیں کی ساتھ رہنے والے دوست بھی آپ کی حالت
. ناواقف رہے۔ شہادت سے دو مہینہ قبل جامعہ عثمانیہ تشریف لائے اور ایک خاص مسئلہ
مشورہ کرتے رہے دوران گفتگو فرمایا۔ اللہ تعالی کا شکر ہے ہمارا یہ فقر اختیاری ہے۔ ہم نے
کی خدمت کے لئے جس میدان کا انتخاب کیا ہے اس میں یہی حالت اچھی لگتی ہے۔ مزید
۔ کیا اگر ہم آج کاروبار شروع کریں تو ہم پیسے نہیں کما سکتے ہیں۔ ضرور کما سکتے ہیں۔ یہ
تعالی کا فضل و کرم ہے جس نے ہمیں اس حالت پر رکھتے ہوئے دین کی خدمت کا موقع
نصیب فرمایا۔ سیاسی میدان میں فعال کردار کے باوجود حکومت کے جوڑ توڑ میں شریک رہے
لیکن اس مرد درویش نے کبھی بھی اپنے دینی تشخص کی قیمت نہیں لگوائی اور نہ اپنی کسی قربانی
کو کیش کرنے کی کوشش کی۔ آپ کے اس کردار کو دیکھتے ہوئے مجھے ابوذر وقت حضرت
مولانا غلام غوث ہزاروی یاد آتے ہیں جنہوں نے زندگی بھر یہی کردار اپنائے رکھا۔ تنگد
اور فقر و فاقہ پر فخر کیا۔ اور حکومتی عہدوں سے ہمیشہ کے لئے دور رہے۔ مولانا عبید اللہ
مرحوم کا یہ کردار ناقابل فراموش ہے۔ پی پی کی گزشتہ حکومت میں آپ نے مجھے فون کیا۔
میں نے ابھی تک حج یا عمرہ نہیں کیا ہے حکومت مجھے حج پر بھیج رہی ہے کیا میں یہ پیشکش
قبول کروں یا نہیں اور ساتھ یہ تصریح بھی کی کہ آپ کا مشورہ میرے لئے حرف آخر ہوگا۔
میں نے آپ سے عرض کیا کہ حج کی سعادت یقیناً عظیم نعمت ہے۔ لیکن آپ جس میدان میں
کام کر رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ پی پی کا یہ تحفہ آپ کی بدنامی کا ذریعہ بنے۔ کیونکہ حکومتی عطایا اور

۲ لے ۳

...نوازشیں ہوتی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے آپ کی زبان بندی ہو آپ
...گوئی کو اپنائے ہوئے ہیں اس کے لئے رکاوٹ ثابت ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کسی
...طالب علم یا مدرس کی سفارش کر کے بھیج دیں اور خود نہ جائیں چنانچہ اسی پر عمل کیا اور
...کے کسی عطیہ یا ہدیہ کو مرتے دم تک قبول نہیں کیا۔ مولانا کی یہ عظیم شخصیت آپ
...ندہ رفقاء کار' اولاد اور دوست و احباب کے لئے مشعل راہ ہے۔ یہی عالم ربانی کا
...ہے۔ کہ وہ اپنے کردار کی قیمت ہرگز نہ لگائے۔ دنیا کی حقیر دولت یا منصب پر اپنی
...ملت یا دینداری فروخت نہ کرے۔ آج اگر ایسے چند افراد قابل ستائش کردار کے
...ملیں تو روبزوال معاشرہ کو ایک نئی زندگی مل سکتی ہے۔

...مرحوم کے صدمہ سے نڈھال خاندان' طلباء' مدرسین' جمعیت کے کارکنان' حلقہ
...کا ہر فرد تسلی اور تعزیت کا مستحق ہے۔ اللہ تعالی مرحوم کو درجات عالیہ نصیب فرمائے
...آپ کی اولاد کو علم با عمل نصیب فرما کر دین کی خدمت کے عظیم مواقع سے نوازے۔

...انا للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شی عندہ باجل مسمی

والعصر ان الانسان لفی خسر

عبدالرحمن ملوٹ
۲۸/۵/۲۰۱۲ء

۳ لے ۳

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمٰن

وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان لهم جنت تجری من تحتها الانهر کلما رزقوا منها من ثمرة رزقا قالوا هذالذی رزقنا من قبل – واتوا به متشابها ولهم فیها أزواج مطهرة وهم فیها خلدون O

ترجمہ:-اور آپ خوشخبری سنادیجئے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے یقیناً ان کے لئے ایسی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی جب کبھی ان کو وہاں کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو یہ لوگ ہر بار یہی کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو اس سے پہلے ملا تھا-اور ان کو ایک جیسے پھل دیئے جائیں گے اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ عورتیں ہوں گی اور وہ ہمیشہ کے رہیں گے

محاسن:-

قرآن مجید جہاں کہیں کفار کی اصلاح کے لئے جہنم کے تذکرہ سے ﴿تخویف﴾ کا انداز اختیار کرتا ہے وہاں ایمان لانے والوں کو جنت کی خوبیاں بیان کرکے ﴿بشارت﴾ کے ذریعہ ایمانی جذبہ کی آبیاری کرتا ہے تخویف وبشارت یا جلال وجمال قرآن کی اصلاحی پہلو کے دو رخ ہیں جن میں ماننے اور نہ ماننے والوں کو اپنے کئے اعمال کے بدلہ کی جھلک دکھائی دیتا ہے-

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نیک بندوں سے اپنی رضامندی کا اعلان کرکے جنت کا وعدہ کرتا ہے چونکہ یہ مکمل رضامندی کی دلیل ہے کہ ابتداء ہی سے ان کو جنت لے جائے اور جہنم کا ہول

بقیہ ص ۳

...ن دیئے گئے اس لئے اس میں ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کا بنیادی کردار ہے-اللہ تعالیٰ نے ...بعد وایمان لاکر نیک اعمال کرنے والوں سے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں جنہوں نے ایمان ...کر اعمال صالحہ نہیں کیئے وہ جنت نہیں جائیں گے بلکہ گنہگار بندے معاصی سے پاک ہو کر ...ن جائیں گے جن کے دل میں ذرا بھر ایمان ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کا آخری ...کانا یقیناً جنت ہوگا-

جو چیز حواس ظاہرہ کے ادراک سے ماوراء ہو تو صفات بیان کرکے اس کا تعین کیا جا سکتا ہے اور یہی اس کی حقیقت جاننے کا واحد ذریعہ ہے ﴿جنت ودوزخ﴾ کسی نے نہیں دیکھے ...بنہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں یہ تمام ماجرہ دکھایا گیا اس لئے جنت ودوزخ کی وہی حقیقت تسلیم کرنی ہوگی جس کی نشاندہی قرآن وحدیث نے کی ہے اگرچہ ﴿جنت﴾ کا اطلاق باغ پر ہوتا ہے لیکن اس سے مراد وہ دائمی رہائش ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے کرتا ہے-اس آیت میں جنت کی چار صفتیں بیان ہوئی ہیں یہی صفتیں اور خوبیاں جنت کی حقیقت کا تعین کرتی ہیں-

(۱) جنت کی پہلی صفت یہ ہے- ﴿تجری من تحتها الانهر﴾ یعنی اس کے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہوں گی-اگرچہ جنت میں دودھ- شہد اور پاک وصاف شراب کی نہریں بھی ہوں گی لیکن اس سے پانی کی نہریں مراد ہیں جس سے جنت کی خوبی دوبالا ہوگی کیونکہ باغ میں نہروں کی موجودگی حسن میں اضافہ کا ذریعہ ہے اور پانی کی فراوانی بھی ہوگی-

(۲) ﴿کلما رزقوا منها﴾ سے خوراک کی فراوانی کا تذکرہ ہو رہا ہے اگرچہ جنت کے کھانے پینے کے نظام کی حقیقت کا ادراک مشکل ہے لیکن پھر بھی اس آیت میں ایک خاص انداز پر خوراک کی فراوانی اور عظمت بیان کی گئی خوراک انسان کی بنیادی ضرورت ہے جنت والے جب کبھی کسی چیز کی خواہش کریں گے تو خودکار نظام کے تحت وہ چیز خود بخود حاضر ہوگی جنت والوں کو جو خوراک دی جائے گی وہ ملی جلی ہوگی حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں یہ

خو ... رنگ میں ایک دوسرے سے ملی جلی ہوگی لیکن ذائقہ ایک دوسرے سے مختلف ہوگا
... حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ جنت کی خوراک دنیا کی خوراک سے مشابہ ہوگی لیکن حقیقت
ایک دوسرے سے مختلف رہے گی جب بھی جنت والوں کو یہ خوراک پیش ہوگی تو وہ پکار اٹھیں
گے یہ وہی خوراک ہے جو ابھی ابھی ہمیں دی گئی تھی یا دنیا میں ہم نے اس کا مزا چکھا ہے لیکن
جب یہ خوراک کھائیں گے تو یقیناً اس کو مختلف پائیں گے۔

(۳) انسان طبعی طور پر اکیلے رہنے سے متنفر ہے کسی انفرادیت کی بجائے ایک دوسرے سے
مل کر رہنا اس کا طبعی تقاضا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے جنت میں اس کو پاکیزہ اخلاق اور نیک
سیرت بیویاں ملیں گی یہ بیویاں دنیا کی ظاہری اور باطنی غلاظتوں سے پاک ہوں گی کوئی ایک
کمزوری ان پر ظاہر نہیں ہوگی جو نفرت کا ذریعہ ثابت ہو جنت کی اس رفاقت کا دائرہ کار سے
عام اذہان قاصر ہیں وہی اس کی حقیقت بہتر جانتا ہے جو اس کا خالق و مالک ہے تاہم دنیا کی
رفیقہ حیات کی وفاداری کی رعایت ضرور ہوگی جو عورت کسی خاوند کے نکاح میں وفات ہو اور
وہ بھی جنت میں جائے تو میاں بیوی کے رشتہ کی تجدید سے جنت کی خوبیاں دوبالا ہوں گی جبکہ
﴿حور عین﴾ اور ﴿عربا اترابا﴾ سے جنت کے مزاج و رواج کی عکاسی ہوتی ہے۔

وھم فیھا خالدون سے جنت میں دائمی رہائش کے معاہدہ سے تمام خوبیوں اور خوشیوں کی
تکمیل کرائی گئی اگر ایک انسان کے لئے بڑے بڑے مراعات ہوں پھر بھی دائمی زندگی نہ ہو
آج نہیں تو کل محرومی کا سامنا ہو تو کسی وقت حرمان کا تصور کر کے آزردہ دل ہوگا جنت کے
بارے میں اللہ تعالیٰ سے یہ ضمانت دی جس کا نام ایک دفعہ جنت کی فہرست میں درج ہو وہاں
سے نکلنے کا نام نہیں ہوگا۔ جنت والے یہاں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

جنت و دوزخ سے انکار

اسلام کی روح سے ناواقف اور ظاہر بینی کے دلدادہ سے جنت یا دوزخ کی ایسی صفتیں سن کر

... رہ جاتے ہیں۔ کم فہمی کی وجہ سے بے چارے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کبھی
... انکار کرتے ہیں اور یا ایسی تاویلیں کرتے ہیں جو انکار کے مترادف ہوتی ہیں ایسے لوگوں
... لئے جنت اور دوزخ کا ماننا مشکل ہے وہ کہتے ہیں یہ چیزیں بقدر طاقت بشری تمثیل کے طور
... سمجھانے کیلئے بیان ہوتی ہیں ورنہ یہ چیزیں بہشت میں نہیں ہوتی خود بہشت اور دوزخ
... لذتوں اور رنج و تکلیف کا نام ہے مگر انبیاء علیہم السلام کو لوگوں کے واسطے مصلحتاً بہت
... باتوں سے منع کرنا اور بہت سی باتوں کا عمل میں لانا بیان کرنا پڑتا ہے۔ اور انسان کی طبیعت
... کہ وہ کسی کام سے کسی خوف سے یا کسی لالچ کی وجہ سے باز رہتا ہے اس رنج و راحت کو ہر نبی
... لوگوں کے حسب حال تعبیر کیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جنت فراغ دستی،
... اولاد و مال، صحت و تندرستی کے ساتھ اور دوزخ کو قحط، وبا، مغلوبی کے ساتھ تعبیر
... ہے کیونکہ بنی اسرائیل ان ہی باتوں سے ڈرتے اور ان چیزوں سے رغبت رکھتے تھے۔
... حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ایسی تشبیہوں میں بیان کیا ہے کہ جو تمام جہاں
... طبیعتوں پر حاوی ہے کسی کے لئے خواہ کسی گرم یا سرد ملک کا رہنے والا ہو اس کو عمدہ مکان
... باغ، خوبصورت عورت اور لذیذ کھانوں سے رغبت ہوتی ہے۔ آگ میں جلنے اور پیپ
... پینے سے دل ڈرتا ہے۔ یہ ایسے لوگوں کے تاثرات ہیں جو اپنے آپ کو قافلہ علم و
... کے رہبر سمجھتے ہیں۔ اور ایسے تلبیسی نظریہ پر فخر کرتے ہیں۔

قرآن و حدیث کے واضح اور صریح نصوص حقائق پر عمل ہونے کے باوجود ایسے
... بے بنیاد تصورات کا سہارا لینا الحاد و بے دینی کے سوا اور کچھ نہیں ایسے ملحدانہ کردار کی بنیادی وجہ
... کم فہمی یا کج روی ہے در حقیقت دنیا و آخرت کی خوشیوں یا آلام و مصائب جاننے کا معیار مختلف
... ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والا بچہ دنیا کے حقائق کے ادراک سے نابلد ہوتا ہے اور نہ
... کے پاس ادراک کا کوئی ذریعہ ہے ممکن ہے وہ دنیا کے حقائق کا انکار کرے لیکن اس کے
... انکار کی وجہ اس کی کم فہمی ہوگی ایسا ہی عالم آخرت کے حقائق سے انکار کی وجہ خود اپنی کمزوری

Scanned with CamScanner

ایمان سے پھر جانے والے کیلئے بھی موت کی سزا مقرر کی گئی ہے

ڈاکٹر احمد علی سراج (کویت)

مرتد اس شخص کو کہتے ہیں جو پہلے مسلمان ہو اور پھر ضروریات دین اور اسلام کے بنیادی عقائد کا انکار کر دے تو ایسا شخص شرعی اصطلاح میں مرتد کہلاتا ہے۔ ایسا شخص جو اسلام سے پھر جائے یا حضرت رسول اکرم ﷺ کے ارشادات ماننے سے انکار کر دے وہ مرتد ہو گا۔ فرمان نبوت کا انکار ہو یا ختم نبوت کا انکار دونوں ارتداد کے حکم میں آتے ہیں۔ اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن و سنت میں سے کسی ایک کی محبت کا بھی منکر ہو وہ مرتد ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عکرمہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند زندیق حضرت علیؓ کی خدمت میں لائے گئے تو انہوں نے ان کو جلا ڈالا۔ پھر جب اس بات کی خبر حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ "حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کو قتل کر دو (بخاری) اسلامی حکومت میں حدود اسلامی کے نفاذ میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ اس کا اجراء حضرت رسول اکرم ﷺ نے خود اپنی حیات میں فرمایا۔ بخاری و مسلم میں متفق علیہ حدیث ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی جس کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اونٹوں کے رہنے کی جگہ چلے جائیں۔ پھر وہ مرتد ہو گئے اور اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے سواروں کو بھیج کر حکم دیا کہ ان کو پکڑ کر لایا جائے جب انہیں پکڑ کر لایا گیا تو ان کے جرم کی سزا پر ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ آخر کار وہ سب مر گئے (بخاری و مسلم) دنیا میں ارتداد پر سزا پانے

کے بعد آخرت مین اپنے کفر کی وجہ سے مرتد جنہم کی آگ کا ایندھن بھی بنے گا- یہ بات
نشین کر لیں اسلام میں سب سے بڑی عزت اور عظمت جن کو حاصل ہے وہ اللہ رب العزت
اور رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکات اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حاصل ہے-اب اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی
کرتا ہے تو اس کی سزا قتل ہے-حاکم اسلامی پر لازم ہے کہ ایسے شخص کو تین دن کے لئے قید
میں رکھ کر مہلت دے اگر وہ ان تین دنوں میں توبہ کر کے دائرہ اسلام میں لوٹ آئے تو
ٹھیک ہے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے کیونکہ اسلام نے مرتد کی سزا مقرر کی ہے-اس حکم
اسلامی پر تمام مکاتب فکر اور فقہا آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے- مرد اور عورت دونوں اس حکم میں
برابر ہیں- مرتد کی سزا میں قتل کرنا کوئی ظلم نہیں بلکہ اسلامی معاشرہ کو ارتداد سے بچانے
کے لئے یہ ایک عظیم قدم رحمت ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو ارتداد سے بچایا جائے جرائم کی
سزا سے عبرت کا درس ہوتا ہے-حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی
اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتی تھی تو ایک شخص نے اس کا گلہ گھونٹ ڈالا جس سے وہ مر
گئی تو حضرت رسول اکرم ﷺ نے اس کا خون معاف کر دیا (ابو داؤد) یعنی ایسے شخص سے
کوئی مواخذہ نہیں لیا گیا- ظاہر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ایک بہت بڑا
اجرم عظیم ہے جس کی سزا یہی ہے اور پھر آخرت میں ایسے شخص کے لئے جو ارتداد کا
مرتکب ہوتا ہے سخت ترین عذاب ہے-وہ نار ہے، جحیم ہے، جہنم ہے اور دوزخ کی آگ ہے
جس میں سانپ اور بچھو ہیں-اس لئے ارتداد سے بچنا چاہیے کیونکہ مرتد کی سزا دنیا میں قتل
ہے اگر کسی اسلامی حکومت میں اس کا نفاذ نہیں تو اللہ کی عدالت میں مرتد کو سزا سے نہیں
بچایا جا سکتا کیونکہ جو کفر پر مرے اس کے لئے سخت عذاب ہے- اللہ تعالی قرآن پاک میں
ارشاد فرماتے ہیں-اس دن (قیامت کے دن) بہت سے منہ سفید (منور) ہوں گے اور بہت
سے منہ کالے ہوں گے پس جن کے منہ کالے ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ تم ایمان

لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے تھے تو تم نے جو کفر کیا ہے اس کے بدلے میں عذاب چکھو"
(آل عمران - القرآن) مرتد کو کافر کہنا عین اسلامی حکم ہے کیونکہ ایسا شخص جو
ضروریات دین میں کسی ایک کا انکار کرتا ہو یا اسلام کے بنیادی احکامات کا استہزا کرتا ہو یا
حضرت رسول اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا منکر ہو یا آپ ﷺ کے فرمان یعنی سنت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم کی حجیت کا منکر ہو یا اللہ رب العزت اور رسول کریم ﷺ کی شان میں
گستاخی کرتا ہو یا شعائر اسلامی کے خلاف بکتا ہو تو ایسا شخص کیسے مسلمان ہو سکتا ہے-اسلام
نے دو ملی نظریہ کا تصور دیا ہے-اس دنیا میں دو ملتیں ہیں ایک ملت مسلم ہے اور دوسری ملت
کفر ان دونوں اصطلاحوں کو قرآن پاک اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کیا ہے-
دنیا کے سارے انسان مومن نہیں بلکہ انسانوں میں دو گروہ ہیں جن کی تقسیم مسلمان اور کافر
کے ساتھ ہے-دنیا کے تمام مسلمان ایک ملت ہیں اور کافر دوسری ملت ہیں اور پھر جب
کوئی مسلمان اسلام سے پھر جائے تو وہ ملت کفر کا فرد بن کر مرتد کے حکم میں آتا ہے- پھر
ایسے مرتد کو مسلمان سمجھنا بھی منع ہے بلکہ مرتد کو کافر سمجھنا عین اسلامی حکم ہے-اللہ رب
العزت سے دعا ہے کہ رب ذوالجلال ہم سب مسلمانوں کو ایمان و اسلام میں استقامت و
اخلاص سے قبول فرما کر خاتمہ بالخیر ایمان پر فرمائے اور اس دور پر فتن میں ارتداد سے بچائے
اور ہماری حفاظت فرمائے آمین- شرعی طور پر مرتد پر جو احکامات لاگو ہوتے ہیں وہ یہ ہیں
(۱) اگر اسلامی حکومت میں ارتداد کی سزا ہے تو اس کو تین دن کی مہلت دے کر قید میں
رکھے پھر اگر وہ اپنے ارتداد سے باز نہیں آتا اور توبہ نہیں کرتا تو پھر حاکم وقت اس کو قتل کرا
دے (۲) اگر مرتد ملک سے باہر بھاگ گیا یا ملک میں قانون ارتداد میں سزا نہیں ہے تو ایسی
صورت میں اگر وہ زندہ ہے اور حکومت کی سزا سے بچ گیا ہے تو فقہی طور پر ایسے مرتد کا نکاح
ٹوٹ جاتا ہے-اس کی بیوی عدت پوری کرنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے شادی کر سکتی
ہے کیونکہ ایک مسلم خاتون کسی کافر مرتد کی بیوی نہیں بن سکتی اور اس طرح کوئی مرتد شخص

Scanned with CamScanner

کسی مسلمان عورت سے شادی نہیں کر سکتا (٣) ارتداد کے بعد مرتد کافر اپنے والد
میراث سے محروم ہو جاتا ہے گویا اس حدیث کی روشنی میں کہ کوئی کافر مسلمان کا وارث
نہیں ہو سکتا۔ کافر کے ساتھ تو معاشرتی اور تجارتی تعلقات رکھے جا سکتے ہیں مگر جو مرتد ہو
اس سے سماجی تعلقات رکھنا بھی جائز نہیں کیونکہ ارتداد کے بعد وہ درخت سے ٹوٹا ہوا ایسا
پتہ ہے یا ایسی شاخ ہے کہ اب اس قابل نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے اس دشمن سے
دوستی یا تعلقات رکھے جا سکیں۔ یاد رکھیں کہ ارتداد کا مرتکب کافر ہو جاتا ہے ارتداد کی مختلف
شکلیں ہیں۔ بعضوں کا تعلق ایمان اور اسلام کے ساتھ ہے۔ مثلاً اللہ کی ذات و صفات میں
شک یا انکار سنت نبوی کی حجیت کا انکار، فرمان رسول کا قطعی انکار، ختم نبوت کا منکر، عبادات
میں نماز روزہ، حج اور زکواۃ کی فرضیت کا انکار اس طرح اللہ کی حلال چیزوں کو حرام یا حرام
چیزوں کو حلال یا دونوں کے فرق کو ختم کر کے یہ کہنا حلال و حرام کی تمیز یا فرق کو نہیں مانتا۔
ضروریات دین کا اور آخرت کا انکار یا جنت، جہنم کے وجود کا انکار ان سب امور میں کسی ایک کا
انکار بھی ارتداد ہے جو موجبات کفر میں سے ہے۔ قرآن پاک کی ایک آیت کا انکار بھی
موجب کفر میں سے ہے۔

اما حرم کا فتویٰ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لانبي بعده و علي آله
واصحابه اجمعين اما بعد فإن منظمة (طلوع إسلام) والتيَ تصدر مجلة
بأسم (طلوع إسلام) وتنتهى الى إمامها الضال (غلام أحمد برويز) الذي
أنكر حجية الحديث الشريف وانكر المعجزات وعداب القبر و كثير إمن
ضروريات الدين والحد و حرف فى آيات القرآن الكريم وأقوال الرسول
صلى الله عليه وسلم مما يتعلق بالصلاة والزكاة والحج والجنة والنار و
غير ذلك
ولا شك أن غلام أحمد برويز وأتباعه و من كان على عقائده المذكورة

كفار خارجونا عن ملة الإسلام وهم في ذلك مثل القاديانين الكفرة –
وقد آلمنا مابلغنا من أن هاتين الطائفتين (منظمة طلوع اسلام) و
(القاديانين) تقوم بأنئضة متنوعة لنشر كفرياتها فى دولة الكويت
الشقيقة وغيرها من دول الخليج
ويجب على المسؤولين والعلماء ان ينتبهوالهذا الخطر العظيم ويعملوا
الحظر على أنشطتهم حتي لا تنتشر سمومهم بين المسلمين
والله الهادي الي سبيل الرشاد وصلى الله علي سيدنا ونبينا محمد و على
آله وصحبه أجمعين — و بارك وسلم تسليما

الرئيس العام

لسئؤون المسجد الحرام والمسجد النبوى

وإمام و خطيب المسجد الحرام
محمد بن عبدالله السبيل

اما بعد! طلوع اسلام نامی تنظیم اسلام کے نام سے ایک رسالہ بھی نکال رہی ہے۔ اپنے
گمراہ پیشوا غلام احمد پرویز کی طرف منسوب ہے۔ یہ شخص حجیت حدیث، معجزات، عذاب قبر
اور بہت سی ضروریات دین کا منکر ہے۔ اس ملحد نے قرآن کریم کی ان آیات اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کا جو نماز، زکواۃ، حج، جنت اور دوزخ سے متعلقہ ہیں انکار کیا
ہے۔
بلاشبہ اس میں شک نہیں کہ غلام احمد پرویز اور اس کے متبعین جو اس کے مذکورہ بالا عقائد پر ہیں
کافر ہیں اس حکم میں یہ لوگ قادیانیت کی طرح ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔
ہمیں اس بات کا دلی رنج اور دکھ ہوا کہ یہ دونوں فرقے پرویزی اور قادیانی اپنے کفریہ
نظریات پھیلانے کے لئے برادر اسلامی ملک کویت میں مصروف عمل ہیں۔

Scanned with CamScanner

حکومت کے ذمہ داران اور علماء کرام پر واجب ہے کہ وہ اس عظیم خطرہ سے آگاہ رہیں اور ان کی جملہ حرکات اور ممکنہ کاروائیوں پر پابندی لگائیں تاکہ ان کا زہر مسلمانوں میں نہ پھیل جائے

والله الهادي الى سبيل الرشاد وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد وعلى آله و صحبه اجمعين – وبارك وسلم تسليما

نگران اعلیٰ وامام وخطیب مسجد حرام ومسجد نبوی شریف

المترجم دکتور سعید احمد عنایت اللہ

اظہار تشکر

العصر کے ایک قاری نے کتب حدیث کی ضرورت کا اشتہار پڑھ کر کتب کی خریداری میں گرانقدر تعاون کیا پہلی فرصت میں کتب حدیث کے لیے پچاس ہزار روپے اور دوسری مرتبہ بھی پچاس ہزار روپے پیش کر کے ایک لاکھ روپے کی کتابیں خریدیں — اللہ تعالیٰ موصوف کی یہ عظیم قربانی اپنے دربار میں قبول فرمائیں سال ھذا کی کتب خریداری کا ھدف ڈیڑھ لاکھ روپے مکمل ہو چکا ہے انشاء اللہ آئندہ سال (عام التفسیر) کے بارے میں دوسرے اعلان کا انتظار کریں۔

دار الافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

قرضہ میں زکواۃ کا وجوب

...میں دس لاکھ روپے کی ایک گاڑی ادھار کی وجہ سے بارہ لاکھ روپے فروخت ...چکا ہوں ۔ ماہانہ پانچ ہزار روپے کی قسط ملتی ہے یوں سال میں مجھے ساٹھ ہزار ...پے اس گاڑی کے مل جاتے ہیں ممکن ہے تمام رقم چند سالوں میں وصول ہو ایسی ...ت میں زکواۃ کس حساب سے ادا کروں گا۔

بینوا توجروا مستفتی صالح محمد لنڈی کوتل

الجواب وباللہ التوفیق

جس قرض کی وصولی کی امید ہو اس میں زکواۃ واجب رہے گی تاہم وصولی ...سے قبل ادائیگی واجب نہیں ایسے مال کی زکواۃ کی ادائیگی کے لئے یہ بھی جائز ہے ...کہ جہاں کہیں دوسرے مملوکہ مقبوضہ مال کی زکواۃ ادا کی جاتی ہے وہاں قرض بھی ...شمار کرکے ہر سال زکواۃ ادا ہو مثلاً" رمضان میں زکواۃ اداکرتے وقت آپ کو ...مال چالیس لاکھ روپے کی زکواۃ ادا کرنی ہے اور آپ کا قرضہ دس لاکھ ہے تو آپ ...پچاس لاکھ کی زکواۃ ادا کریں۔

ایسا ہی یہ بھی جائز ہے جب مال وصول ہو تو گزشتہ تمام مدت کی زکواۃ ...سے یک مشت ادا ہو مثلاً" 1420ھ میں آپ کو پانچ لاکھ روپے وصول ہوئے ...اور یہ قرضہ 1416ھ سے چلا آرہا ہے تو آپ 1420ھ میں پانچ لاکھ روپے وصول ...ہونے پر اس سے چارسال کی زکواۃ ادا کریں ۔ اگر کہیں آپ کا مقروض دیوالیہ ہو کر ...قرض نہ مل سکے یوں مالیت ختم ہو تو زکواۃ بھی ساقط رہے گی۔

والدلیل علی ذالک مافی الدر المختار

ولوکان الدین علی مقر ملئی اومعسر او مفلس او جاحد علیه بینة او علم به قاضی فوصل الی ملکه لزم زکوة

ماامضیٰ - (حاشیہ شامی ج 2/ 10)

ترجمہ :- اگر قرض کسی ایسے شخص پر ہو جو اقرار کر رہا ہو یا غریب ہو اور یا انکاری ہو لیکن اس پر گواہ ہو یا قاضی کو پتہ ہو پھر یہ مال اس کو وصول ہوا تو گزشتہ ایام کی زکواۃ ادا کرنی ہوگی -

(قرض میں کوئی چیز خرید کر دوبارہ اس پر فروخت کرنا)

سوال :- ایک شخص پر میرے دس لاکھ روپے کا قرضہ ہے - مدت پوری ہونے کے باوجود وہ مجھے قرضہ کی ادائیگی نہیں کر رہا ہے ظاہر ہے ایسی حالت میں مجھے مزید مہلت دے کر رقم زیادہ کرنا جائز نہیں لیکن وہ میری اس رقم کو کاروبار میں لگا کر معقول منافع کما سکتا ہے ایسی حالت میں کیا کسی ایسے معاملہ کی گنجائش ہے جس کو اپنا کر مجھے بھی اپنی رقم پر منافع کا موقع مل سکے - براہ کرم کسی جائز صورت کی نشاندہی فرمائیں؟

مستفتی صالح محمد لنڈی کوتل

الجواب و باللہ التوفیق

قرض کے معاملہ میں مقروض کو آسانی کا موقع دینا بڑی نیکی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (وان کان ذوعسرۃ فنظرۃ الی میسرہ وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون - البقرۃ / 280)

ترجمہ :- اگر مقروض تنگ دست ثابت ہو پھر اس کی حالت درست ہونے تک انتظار رہے اور معاف کرنا زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو -

اس فرمان الٰہی کی روشنی میں مقروض مال کے اچھے رویئے کا محتاج ہے اگر کہیں کسی مقروض کی حالت واقعی بری ہو تو معاف کرنا زیادہ بہتر ہے اور اگر اس کی حالت مدت بڑھانے کا مقتضی ہو تو پھر وصولی کی مدت بڑھانا چاہئے -

تاہم اگر کہیں مالک کو یہ معلوم ہو کہ مقروض کی خاص مجبوری نہیں ہے وہ محض قول کی غرض سے قرض کی ادائیگی سے پہلو تہی کر رہا ہے تو ایسی صورت میں مدت بڑھانے کی وجہ سے رقم میں اضافہ کا مطالبہ کرنا سود ہے لیکن سود سے بچنے

...ئے فقہاء کرام نے بعض صورتوں کی نشاندہی کی ہے -

...وہ یہ ہے کہ مالک مقروض سے اپنے قرض میں کوئی چیز مثلاً گاڑی دس ...روپے میں خریدے ظاہر ہے کہ اس سے گزشتہ رقم ختم ہو کر مالک کے قبضہ میں ...ئی - اس کے بعد پھر مقروض یہی گاڑی نسیہ کی وجہ سے مہنگے دام پر خریدے ...کے طور پر دس لاکھ کی یہ گاڑی بارہ لاکھ میں خریدے تو ابھی آئندہ کے لئے ...ض کو بارہ لاکھ روپے ادا کرنے ہوں گے لیکن اس میں ضروری ہے کہ گاڑی ...ت ہونے کے بعد مالک کے قبضہ میں چلی جائے اور واقعی بیع ہو یہاں تک اگر ... گاڑی مدیون کے علاوہ کسی دوسرے پر فروخت کرے تو مدیون کی طرف سے ...کوئی اعتراض نہ ہو -

...للیل علی ذالک مافی قاضیخان

رجل لہ علی رجل عشرۃ دراھم فارادان یجعلھا ثلاثۃ ...شر الی اجل قالوا یشتری من المدیون شیئاً بتلک العشرۃ و ...بض المبیع ثم یبیع من المدیون بثلاثۃ عشر الی سنۃ ...یقع لتجوزعن الحرام و مثل ھذا مروی عن رسول ...صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بذالک

قاضیخان علی ہامش ھندیہ ج 2/ 279

... ایک شخص کا دوسرے شخص پر دس درہم ہو اس نے ارادہ کیا کہ کچھ مدت ...ے کر اس میں اضافہ ہو تو علماء فرماتے ہیں کہ مالک مقروض سے اس دس درہم پر ...ئی چیز خرید کر قبض کرے پھر مدیون کو ایک سال کی مہلت دے کر تیرہ درہم پر ...ت کرے ایسی صورت میں حرام [illegible] - اس جیسی صورت حضرت ...ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے -

یوم تکبیر کے تقاضے اور ہمارا کردار

مولانا اکرام اللہ جان قاسمی

اسلام ایک مکمل نظام حیات، ہمہ گیر قانون اور بے مثل راہ عمل ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لئے رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ اس دعویٰ کے ضمن میں اسلام انسان کی دو فطری حالتوں یعنی خوشی اور غمی میں بھی رہنمائی کرتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ خوشی ہو یا غمی اسے کیا کرنا چاہئے اور کن حدود و قیود کے اندر رہ کر دینوی و اخروی فیوض و برکات سے مستفید ہوا جاسکتا ہے۔

جہاں تک اظہار خوشی یا خوشی منانے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں اسلام کا متوارث مذاق یہی ہے کہ مسلمان کی خوشی کا اظہار یوں ہونا چاہئے کہ چونکہ خوشی اللہ تعالیٰ نے بخشی ہوتی ہے اور اس کے اسباب اسی نے مہیا کئے ہوتے ہیں لہذا اس کے حضور عبادت و ریاضت اور عجز و انکسار میں زیادتی اور اضافہ کرنا چاہئے۔ اس کے برعکس اہل کفر و شرک اور بے دین لوگوں کا وطیرہ رہا ہے کہ خوشی کے اظہار کے موقعوں پر ان کے ہاں گانا بجانا، رقص و سرور اور شراب و کباب کی محفلوں کا اہتمام ہوتا ہے ان کے زعم میں خوشی ان کی قوت بازو، عقل و سمجھ یا خوش قسمتی سے حاصل ہوتی ہے جبکہ اسلام کی رو سے چونکہ خوشی خدائی دین ہے لہذا اسی کی عبادت میں اضافہ اور تقرب میں مزید کوشش کا حکم دیا گیا ہے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ رمضان المبارک سال کے تمام مہینوں میں افضل ترین مہینہ ہے اس میں عبادت و ریاضت کے ذریعے انسان قرب خداوندی اور گناہوں کی مغفرت کراتا ہے لہذا جب یہ مہینہ اختتام کو پہنچتا ہے تو مسلمانوں کو خوشی منانے کا حکم ہوتا ہے اور اس خوشی کا اظہار مصلیٰ (عید گاہ) میں جمع ہو کر دوگانہ واجب رکعات کی ادائیگی کی صورت میں ہوتا ہے اس طرح عید الاضحیٰ اس لحاظ سے خوشی کا دن ہے کہ اس دن دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے حاجی حج کی ادائیگی کے بعد اللہ کے گھر کے گرد مسجد حرام میں جمع ہوتے ہیں تو اللہ کی طرف سے اس عظیم رکن کی ادائیگی پر خوشی منانے کا حکم ہوتا ہے اور یہ حکم بھی عید گاہ میں دوگانہ واجب رکعات کی ادائیگی کی صورت میں پورا کیا جاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے مطالعہ سے اس کی مثالیں ملتی ہیں

مسلمانوں کو جب بھی کوئی قوت، فتح یا خوشی حاصل ہوئی ہے تو اس کا اظہار عجز و انکسار عبادت و ریاضت میں اضافہ کی صورت میں ہوا ہے۔ ایک روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ راتوں کو نماز میں اس قدر طویل قیام فرماتے تھے کہ قدم مبارک متورم ہو گئے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے حیرت سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ! اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں پھر بھی آپ عبادت و ریاضت میں اس قدر کثرت فرماتے ہیں؟ جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ کیا پھر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی معافی کا احسان فرمایا تو ازراہ تشکر عبادت میں مزید اضافہ ہوا۔ اس طرح کا دوسرا واقعہ فتح مکہ کا ہے مسلمانوں کے لئے شاید سب سے زیادہ مبارک اور خوشی کا دن تھا کہ جس شہر سے آپؐ کو ہجرت پر مجبور کیا گیا تھا آج بغیر تلوار چلائے اس شہر میں فاتحانہ انداز میں داخل ہو رہے تھے۔ دنیاوی بادشاہ ہوتے تو نہ معلوم کس غرور و تکبر اور رعب و دبدبہ سے داخل ہوتے اور خون ریزی و غارت گری کے بعد کیا کیا شراب و کباب کی محفلیں سجاتے لیکن کتب سیرت و تاریخ نے لکھا ہے کہ رسول کریمؐ کا سر مبارک عجز و انکسار اور تشکر و امتنان کے جذبات سے اس قدر جھک رہا تھا کہ سواری کے کجاوے سے لگا جا رہا تھا۔

اظہار خوشی کا یہ مسلم اور قرین عقل طریقہ صرف اسلام کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مذاہب قبل اسلام میں بھی پایا جاتا تھا چنانچہ روایات میں ہے کہ رسول کریمؐ نے مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف آوری فرمائی تو وہاں کے یہود کو پایا کہ وہ دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسول کریمؐ نے دریافت فرمایا کہ اس دن کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی تھی اور فرعون کو مع اس کی فوجوں کے دریائے نیل میں غرق کیا تھا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کی خوشی منانے کے تم سے زیادہ حقدار ہیں اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا گویا کہ مذاہب سابقہ کے پیروکار بھی اظہار خوشی عبادت کی صورت میں کرتے تھے۔

ان تمہیدی باتوں کے بعد میں عرض کروں گا کہ پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے

موقع پر پاکستانی قوم کا حق بنتا ہے کہ وہ خوشی منائے کیونکہ یہ اعدائے اسلام کے خلاف ایک مسلمان ملک کا اپنے آپ کو مضبوط بنانے کا دن ہے اور گویا یہ عین اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ "دشمن کے مقابلہ میں جس قدر تم سے ہو سکے قوت پیدا کرو اور اپنے گھوڑے تیار رکھا کرو تاکہ تم خدا کے دشمن اور اپنے دشمن کو دہشت زدہ رکھا کرو۔" اور چونکہ یہ دنیا میں پہلا اسلامی ملک تھا جس نے ایٹمی قوت حاصل کی تھی لہٰذا اس پر جتنی خوشی بھی منائی جاتی وہ بجا تھی مگر خوشی منانے کا انداز جو اسلام نے ہمیں بتایا افسوس اس پیمانہ پر ہم پورا نہ اتر سکے۔ بجائے اس کے کہ ہماری عبادت و ریاضت میں اضافہ ہوتا اور عجز و انکسار کا اظہار کرتے ہم سے بہت سی لغویات کا ارتکاب ہوا۔ رقص و سرور کی محفلیں برپا ہوئیں، بے جا اسراف اور فضول خرچیاں ہوئیں اور جو کچھ ایک مسلمان اور مقروض ملک کو نہیں کرنا چاہئے تھا وہ سب کچھ ہوا۔ موجودہ حالات سب کے سامنے ہیں لوگ ذرائع معاش کے فقدان سے تنگ آکر خودکشیاں اور خود سوزیاں کر رہے ہیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ تلاش روزگار میں در در کی ٹھوکریں کھاتا پھر رہا ہے دوسری طرف سندھ کی ساحلی پٹی پر سمندری طوفان سے متاثر ہو کر ہزاروں سے تجاوز کرکے لاکھوں افراد امداد کے انتظار میں چشم براہ ہیں پھر سرحدات پر دشمن دندناتا پھر رہا ہے کیا ایسے حالات میں پاکستانی قوم کو بے جا فضول خرچیاں زیب دیتی ہیں؟ ان بے سروپا باتوں میں ایک یہ بھی تھی کہ ایٹمی قوت بننے کے نشے میں بلند و بانگ دعوے کئے گئے کہ ہم یہ کردیں گے وہ کردیں گے گویا کہ ترقی اور بلندی کا معیار صرف ایٹم بم تھا جو کہ ہمیں حاصل ہوگیا ہے حالانکہ بحیثیت مسلمان ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ایٹم بم اتنی بڑی قوت نہیں ہے کہ ہم اپنے تمام تر اعتماد کا سہارا صرف اسی پر لے کر خدائی قوت کو بھول جائیں کیونکہ حقیقت میں صرف خدا کی قوت ہی وہ قوت ہے جسے بجا طور پر سپر پاور کہا جاسکتا ہے اس کے بالمقابل تمام قوتیں صفر پاور ہیں اور جب تک مسلمان اس قوت کو ساتھ لے کر نہیں چلے کامیابی قطعاً" کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایٹم بم تو ہٹلر کے پاس بھی تھے پھر کیوں وہ تمام ایٹم بم ناکارہ پٹاخوں کی طرح عین موقع پر کام چھوڑ گئے اگر صرف ایٹم کے بل بوتے پر کامیابی ممکن ہو سکتی تھی تو آج ہٹلر یا اس کا جانشین دنیا کا مطلق العنان حکمران ہوتا اور اس کا جھنڈا

سپر پاور ہوتا مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کے پاس دنیا کی مادی سب سے بڑی قوت تھی مگر خدائی طاقت نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا کیونکہ وہ ایمان و عمل کی قوت سے عاری تھا اور یہی چیز اس کی ناکامی کا ذریعہ بنی۔ سو پاکستانی حکمرانوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ دنیا و آخرت کی سو فیصد کامیابی چاہتے ہیں تو ایٹم کی قوت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ خدائی قوت کو بھی ساتھ لے کر چلیں اب خدائی قوت کو ساتھ لے کر چلنے کا طریقہ کیا ہے اس کا جواب قرآن کریم نے دیا ہے سورۃ المائدہ آیت 12 میں اللہ تعالیٰ یہود سے مخاطب ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں بشرطیکہ تم نماز اور زکواۃ ادا کرو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔"

اس آیت مبارک میں نماز سے مراد تمام بدنی عبادات کا نظام قائم کرنا ہے صرف نماز کا ذکر اس لئے دیا کہ یہ تمام بدنی عبادات کی سردار ہے۔ اس طرح زکواۃ کی ادائیگی سے مراد اللہ تعالیٰ کا ودیعت کردہ مالی نظام کا نفاذ ہے اور رسولوں پر ایمان سے مراد ان کا پیش کردہ نظام ماننا اور عملاً" نافذ کرنا ہے گویا خدا کو ساتھ لینے کے لئے جس نظام زندگی کا اپنانا ضروری ہے مذکورہ آیت میں اس کے بنیادی خدوخال اور سٹرکچر بیان کردیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب اس نظام کے عملاً" موجود ہوتے ہوئے اسلحہ کی کمی اور بے سرو سامانی کے باوجود فتح و سرفرازی مسلمانوں کے قدم چومتی رہی اور جیسے جیسے یہ جوہر گرانمایاں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلتا گیا باوجود مال کی زیادتی اور اسباب و اسلحہ کی فراوانی کے وہ قعر مذلت میں گرتے گئے لہٰذا پاکستانی حکمرانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدائی نظام کا عملی اجراء کرکے اس قوت کو ساتھ لیں۔ اس قوت کے ساتھ لینے سے تمام مشکلات حل ہوں گی، دشمن مغلوب ہوگا اور نہ صرف اس دنیا کی کامیابی بلکہ آخرت کی ابدالآباد و سرخروئی حاصل ہوگی۔

Scanned with CamScanner

طلباء کے تقریری مقابلہ کے نتائج

تقریر و تحریر میں طلباء کی استعداد کی آب یاری جامعہ کے بنیادی اہداف کا حصہ ہے۔ گزشتہ سالوں یوم سرپرستان کے موقع پر عموماً تقریری مقابلہ ہوا کرتا تھا لیکن امسال سے طلباء کے درمیان تحریری مقابلہ کا اہتمام کیا گیا۔ "بہترین ساتھی" کا عنوان مضمون نویسی کے لئے منتخب کیا گیا۔ کمیٹی نے اعلان کردہ نتائج کے مطابق (1) محمد سعید متعلم درجہ سادسہ (2) فضل حکیم متعلم ... اور (3) طاہر منیر متعلم درجہ ثانیہ کے مضامین ترتیب وار اول، دوئم و سوئم قرار دیئے گئے۔ حوصلہ افزائی اور قارئین کے فائدہ کے لئے یہ تین مضامین نمبروار شائع کئے جا رہے ہیں

(بہترین ساتھی) محمد سعید درجہ سادسہ

انسانی زندگی کی پرخار وادی کے طویل سفر میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہونے کے لئے جس طرح احکامات خداوندی کو ملحوظ نظر رکھنا ضروری ہے اسی طرح زندگی جیسے قیمتی سرمایہ کو امتحانات اور ابتلاء کی موجوں سے صحیح و سلامت پار کرنے کے لئے ایک مخلص و محفوظ سہارے کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

ضرورت ساتھی :-

جو ایک دوست کی شکل میں خالص فکری، اصلاحی اور نیک جذبے کے ساتھ دست و بازو بن کر مدد و معاون ثابت ہو جائے اور اپنے مفید اور مخلصانہ مشوروں کے ذریعے ... تاریک راستوں میں رفیق کی رہنمائی کرکے منزل مقصود تک پہنچائے۔ اس لئے ... انسان احباب و رفقاء کے ساتھ مل کر وہ کام سرانجام دیتا ہے جو ایک ... [illegible] ... یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے بھی دوستوں کے ساتھ ... [illegible]

... ارشاد ہے "والصاحب بالجنب" "لآیۃ" کہ پاس بیٹھنے والے ... [illegible] ... تھوڑی دیر کا ساتھی کیوں نہ ہو۔ بقول علامہ شبیر احمد عثانی رحمۃ اس سے ...

... کے دو ساتھی اور ہم مجلس مراد ہیں۔ نمبر 1

... کا مقولہ ہے۔ "سم الخیاط مع الاحباب میدان" کہ دوستوں ... کا سم بھی ایک وسیع میدان بن جاتا ہے یعنی تنگی اور اجنبیت کا احساس نہیں ...

... عمومی مشاہدہ ہے کہ چونکہ انسان انس سے نکلا ہے یہ اس کی فطرت ہے کہ ... نہیں کرتا بلکہ کسی بہتر سے بہتر مونس و غم خوار کی تلاش میں رہتا ہے تاکہ ... تاریکی سے آشنائی کی روشنی کی طرف آجائے۔

... قسم کا ساتھی :-

لیکن ہر ایک کے انتخاب کا معیار جدا ہوتا ہے کوئی کسی انسان کو اپنا ساتھی بنانا ... کوئی کسی دوسری چیز کو اگرچہ ہر ایک کی پسند الگ الگ ہے لیکن مجھے جو ساتھی ... تو وہ کتاب ہے۔ شعر۔

دیر و حرم میں روشنی شمس و قمر سے ہو تو کیا
مجھ کو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں

... مقولہ ہے کہ

قبر جیسا واعظ، تنہائی جیسا دوست اور کتاب جیسا ساتھی کوئی نہیں

ساتھی کے اوصاف :-

عام معاشرہ میں ایک بہتر سے بہتر رفیق اور ساتھی میں جو صفات ہونی ... تو وہ صفات کتاب میں علی وجہ الکمال والاکمل موجود ہیں بلکہ ... ان تمام صفات کی جامع ہے۔ دوست کے بعض صفات پر خود لفظ دوست ... الفاظ دلالت کرتے ہیں۔ دال سے دیانت "واو" سے وفاداری، سین سے سمجھ ... اور سچائی جبکہ تاء سے تابعداری کے اوصاف کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ ... مخلص اور مصلح ہونا چاہئے تاکہ ناشائستہ عادات کی اصلاح کرکے طعن و تشنیع ...

کا ہدف نہ بننے دے اور عیوب کا ازالہ کرے۔ دوست مونس و غم خوار ہو
کہ تنہائی میں دل بہلائے اور اجنبیت کی تاریکی میں روشن چراغ کا کام دے
کہ کہا گیا ہے

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

یعنی جو تنگی اور مصیبت کے وقت کام آئے وہی دوست ہے نہ کہ جو
مفاد کا طالب ہو جیسا کہ ایک شاعر نے اشارہ کیا ہے

تم تکلف کو بھی اخلاص سمجھتے ہو فراز
دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

نیز یہی مفہوم ایک حدیث سے بھی ثابت ہے کہ انسانوں میں سے بہتر ساتھی وہی ہے جو کہ پیٹھ پیچھے دوست کے خیر کا طلب گار ہو۔

کتاب اور دوست کا تقابلی جائزہ

اب جب یہ معلوم ہو گیا کہ دوست میں یہ صفات ہونا ضروری ہے تو یہ حقیقت بھی کسی سے مخفی نہیں ہونی چاہئے کہ یہ تمام صفات صرف کتاب ہی میں ہو سکتی ہیں بلکہ علی وجہ الاکمل کتاب ہی ان تمام خوبیوں کا جامع ہے کیونکہ دیانت دار اور وفادار اگر کتاب نہیں تو پھر کوئی شے نہیں اس لئے کہ یہ ساری عمر وفاداری سے ہماری خدمت کرتی ہے نہ اسے بے اتفاقی کا شکوہ نہ شکریے کی امید نہ صلے کی خواہش اور نہ ستائش کی تمنا جبکہ کتاب ایک انتہائی مخلص و مصلح دوست کا مقام ہے جو ایک عظیم ہادی کی صورت میں گمراہوں کے لئے خورشید ہدایت ہے۔ کتاب ہی کی بدولت قوموں کی تاریخ بدلتی ہے۔ کتاب ایک بیش بہا خزانہ ہے جس سے ہم دین و دنیا کی تمام حالات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ کتاب ہی کی بدولت ہم ان علماء کے حالات سے آگاہ ہوتے ہیں جنہوں نے علم جیسے لازوال دولت کو

کھو رکھا جنہوں نے دنیا کی تلخیوں کے زہر آلود گھونٹ پی کر مختلف
[illegible] چھان پھٹک۔ قوانین قدرت کا مطالعہ کیا۔ برسوں کے تفکر و تدبر کے بعد
[illegible] رازوں کو منکشف کیا۔ [illegible] کتاب ایک بہترین معلم بھی ہے
[illegible] معلومات اور تجربات جو انسان [illegible] صدیوں میں بھی معلوم نہیں
[illegible] منٹوں کی ورق گردانی سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ کتاب ایک وفادار
[illegible] اس کی ان تھک محنت اور بے شمار فوائد سے واقفیت کے بعد جو محبت دل
[illegible] کبھی زائل نہیں ہوتی ہے۔

[illegible] کا ایک شعر کتاب ہے الا یا مستعیر الکتب اقصر
[illegible] فمحبوبی من الدنیا کتاب فهل
[illegible] محبوب یعار

ترجمہ: خبردار اے کتابوں کو مستعار مانگنے والے رک جا اس لئے کہ
[illegible] کتابوں کو مستعار دینا شرم ہے۔ بے شک پوری دنیا میں میری محبوب
[illegible] ہے تو کیا تو نے کوئی ایسا محبوب دیکھا ہے۔ جسے مستعار دیا جائے۔ کتاب
[illegible] ایک حکیم کا فرمان ہے کہ اگر مجھے بادشاہت عطاء کی جائے میرا مسکن
محلات اور باغات میں ہو اور مختلف قسم کے اسباب عیش و عشرت میسر ہوں
[illegible] کے مطالعہ سے مجھے محروم رکھا جائے تو ایسی بادشاہت و تعیش مجھے کبھی
[illegible] کتاب ایک تجربہ کار اور دانشمند ساتھی بھی ہے۔
[illegible] جو ہمیں دنیا کے نشیب و فراز سمجھا کر مصائب و مشکلات سے آگاہ کرتی
[illegible] قدرت و مظاہر فطرت کی رنگینیوں سے مانوس کرکے دائرہ علم وسیع کر

[illegible] کے اثرات دل و دماغ پر:

پاکیزہ اور عمدہ کتابوں سے طبیعت میں تازگی اور شگفتگی اور نشاط پیدا ہو کر
[illegible] ہوتی ہے دل و دماغ کے خدشات و تھکاوٹ ختم ہوتے ہیں۔ کتاب

Scanned with CamScanner

ے اثرات اخلاق پر مذہبی کتب بالخصوص تصوف کی کتابیں' عادات و اطوار پر اچھا اثر ڈالتی ہیں ورنہ مخرب اخلاق اور بے ہودہ کتب طبیعت کو برائی کی طرف مائل کرکے اخلاقی موت کا باعث بنتی ہے۔

انتخاب کتب :-

انتخاب کتب ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس میں انتہائی غور و فکر کی ضرورت ہے جیسا کہ ساتھی کی طلب و تلاش میں بہت احتیاط و تدبر کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ فحش اور گھٹیا قسم کی کتابوں کے مطالعہ سے انسان کے اخلاق و کردار متاثر ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ سب سے زیادہ مذہبی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے اس کے بعد الاھم فالاھم کو ملحوظ رکھتے ہوئے دیگر کتب پڑھے جائیں۔

میری پسندیدہ کتاب :-

دنیا میں کتابیں تو ان گنت اور بے شمار ہیں پھر بھی ہر آدمی اپنے ذوق کے مطابق کسی نہ کسی کتاب سے انس رکھتا ہے انس ہی نہیں بلکہ عشق ۔۔۔۔ فارسی خوان شیخ سعدی کی کتابوں کو حرز جان بنائے نظر آتے ہیں ۔۔۔۔ انگریزی خوان ہنوز شیکسپیئر کے ڈراموں پر جان دیتا ہے ۔۔۔۔ صوفیاء کرام مثنوی مولانا روم کے دلدادہ ہیں ۔۔۔۔ کوئی کلام اقبال کا شیدائی ہے ۔۔۔۔ تو کوئی غالب کے کلام پر مرتا ہے غرض کوئی کہاں تک کے نمبر 4

پسند اپنی اپنی - خیال اپنا اپنا

لیکن مجھے تو قرآن حکیم سے عشق ہے اس لئے کہ قرآن کی دیگر انفرادی اوصاف کی طرح رہنمائی کی صفت بھی بڑی عجیب و حیران کن ہے۔ دنیا کے تمام ساتھیوں یا دیگر رہنماؤں کا تعلق اور ان کے احساسات و جذبات صرف زندگی کی حد تک محدود ہوتے ہیں لیکن اس سراپا ہدایت والی کتاب کی رہنمائی کتنی عجیب ہے کہ

...کے بعد بھی وہ اپنی رہنمائی جاری رکھ کر شہنشاہ اعظم رب غفور کی دربار میں ...کر کے جنت نعیم میں داخل کر دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں ...یم کو شافع مشفع اور ماحل مصدق کہا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ میری پسندیدہ ...
...قرآن مجید ہے۔

فضل حکیم

نمبر(2) درجہ ثانیہ

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ تنہا رہنا سہنا پسند نہیں کرتا۔ زندگی ...کے لئے اسے دوستوں اور ساتھیوں کی ضرورت ہوتی ہے جن کی معیت ...فرصت اسے مصروف رکھتا ہو اور انکی مصاحبت اختیار کرنا اس کے لئے مفید ہو ...نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

"الوحدة خير من جليس السوء' والجليس الصالح خير من الوحدة" (رواہ مسلم' صہ 414) اسی فطری تقاضے کو پورا کرنے کے ...اس کے حلقہ احباب اور رفقاء میں ایک رفیق اور ساتھی ایسا بھی ہوتا ہے جس ...بغیر پل بھر رہنا دشوار بن جاتا ہے اور جس کی معیت اور قرب ذہنی طمانیت اور سکون کا باعث بنتا ہے یہی انسان کا بہترین ساتھی ہے۔

میرا ایسا ہی بہترین ساتھی جس کی رفاقت میرے لئے اطمینان کا باعث اور ...کی صحبت میرے دل و دماغ کو ترو تازہ بنا دیتا ہے جس کا دیکھنا میرے عادات و ...میں انقلاب برپا کرتا ہے اور جس کی ہم نشینی میرے فکر و نظر کے ہر ہر زاویے ...کو منور کر دیتی ہے میرا وہ ساتھی "کتاب" اور یقیناً "کتاب ہی ہے چونکہ ...نئی تحقیقات اور نئے نئے انکشافات کا زمانہ ہے اس میں وہ شخص کامیاب و کامراں ...ہے جو علمی میداں میں سب سے آگے ہو۔ علمی ترقی کے لئے مطالعہ کتب ...لازمی ہے۔

کہاوت مشہور ہے کہ "کتاب بہترین ساتھی" ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قبر سا ...گوشہ نشینی سا بے ضرر اور کتاب سا مخلص دوست کوئی نہیں۔ ایک اچھی کتاب

واقعی ایک معلم اخلاق، ناصح، فیاض، بے غرض، شفیق، ہمدرد اور عظیم رہبر حیات ہے
کسی طرح کم نہیں ۔ اس کا حکم زیادہ طاقتور اور اس کا اثر تقریر زیادہ اثر
اور مکمل ضابطہ حیات ہے یہ ایسے ہیروں اور جواہرات کا ایک بیش بہا اور گراں
خزانہ ہے جس سے ہر ذی ہوش استفادہ کر سکتا ہے اس لئے ایک مغربی فاضل
ایلکس کیرل اس ترقی یافتہ دور پر نظر دوڑا کر اپنے کتاب "Man the Unknown" میں لکھتا ہے ۔

" آج انسان نے جتنی بھی ترقی کی ہے اور عالم میں وحشت و بربریت
جو نسبتاً کمی کی ہے، آج ہم جتنا " زندگی کا علم " رکھتے ہیں یہ میکانکی، طبیعی
کیمیائی ترقیاں اور روزافزوں انکشافات کتاب ہی کی مرہون منت ہیں ۔"

کتاب سے میری دوستی اس واسطے بھی ہے کہ یہ مجھے زندگی کے نشیب و
فراز سمجھاتی ہے یہ جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نور ہدایت کی طرف رہنمائی
کرتی ہے یہ زندگی کی دشوار گزار گھاٹیوں اور تیرہ و تار راستوں میں میری رہنمائی
کرکے مجھے منزل مقصود تک پہنچاتی ہے ۔

کتاب ہی ہے جس کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ۔

" کتب انزلنه الیک لتخرج الناس من الظلمت الی
النور باذن ربهم " (پارہ 13 - سورۃ ابراہیم - آیت نمبر 1)

ترجمہ :- " یہ کتاب (قرآن) جو ہم نے (محمدؐ) تم پر اتاری تاکہ تم لوگوں کو ان کے
پروردگار کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آؤ ۔"

کتاب میری مونس و غم خوار ہے ۔ کنج تنہائی میں جب زمانہ منہ پھیر لیتا
ہے، میرے لئے ایک بہترین انیس ثابت ہوتی ہے ۔ اس کے مطالعے سے مجھے بلند
پایہ مصنفوں کے خیالات، عظیم شعراء کا کلام اور تجربہ کار حکماء کے بیش قیمت اقوال
سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے ۔ کتاب میرا ایک ایسا دوست ہے جو عمر بھر وفاداری
سے میری خدمت کرتی ہے ۔ کتاب ہی کے طفیل مجھے ان بزرگوں اور قابل
ہستیوں کے حالات کا پتہ چلتا ہے جو ہمارے علم کی لازوال دولت کتابی صورت میں

کر کے چلے گئے ۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ، شیرازی اور مولانا روم کے فیوضات اور ذہنی
نکات ہمیں کتاب کی وساطت سے پہنچے ہیں ۔

کتاب ہمیں تاریخ سے روشناس کراتی ہے ہمیں آباؤ اجداد کے شاندار ماضی
اور بہترین کارناموں سے آگاہ کراتی ہے ۔ ان کی شان و شوکت اور کروفر بیان کرتی
ہے انہی سے انسان کی سیرت تکمیل پاتی ہے ۔ اچھی کردار سازی، بہترین فرد ملت،
بیداری روح آزادی، ذہنی انقلابات، فیاضی علوم، روحانی مسرت، حالات حاضرہ سے
آگاہی اور وسعت نظر کی تخلیق کتاب ہی کے دائیں ہاتھ کے کرشمے ہیں ۔

کتاب اہمیت کے قابل اس لئے بھی ہے کہ وہ بزرگ جنہوں نے دنیا و
مافیہا آزمایا، پرکھا جنہوں نے دنیا کی تلخیوں کے زہر آلود گھونٹ پیئے ۔ جنہوں نے
ملک ملک کی خاک چھانی ۔ قوانین قدرت کا مطالعہ کیا ۔ برسوں کے غور و فکر کے بعد
قدرت کے سربستہ رازوں کو منکشف کیا اور پھر اپنے مشاہدات و تجربات کا نچوڑ
کتابوں میں جمع کر گئے ۔

کتاب میرا ایسا مخلص دوست ہے کہ جو سفر و حضر کے وقت اور دن رات
ہر ساتھ دینے اور دل بہلانے کو تیار رہتی ہے نہ اسے بے التفاتی کا گلہ، نہ شکریے
کی تمنا، نہ صلے کی خواہش، تجارت، صنعت و حرفت، لین دین، سیاست، غرض دنیا
کے ہر معاملے میں ہم کتاب سے مدد لے سکتے ہیں اگر کتب نہ ہوتے تو انسانیت کا
وہ بند جو انبیائے کرام کے کاوشوں سے بنا، اپنے علم و فلسفہ، حکمت اور تہذیب و تمدن
سمیت طوفان جہالت کی نذر ہو جاتا اور روئے زمین پر انسانوں کی بجائے درندوں کے
غول کلیلیں کرتے نظر آتے ۔

کتاب میرا رفیق اس لئے بھی ہے کہ یہ ہمارے ایمانیات میں شامل ہے
کیونکہ ہم ایمان مفصل میں اقرار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفت کتاب
سے بیان کی ہے ۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ۔

" والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک
وبالاخرۃ هم یوقنون " (القرآن)

اور اس لئے بھی کہ کوئی رفیق ایسا نہیں جس کی حفاظت کی ذمہ داری کس نے لی ہو بجز کتاب کے۔ کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون" (پارہ ۱۴ - سورۃ الحجر - ع)

ہم بادشاہوں کی صحبت اختیار کریں تو عزت نفس مرتی ہے۔ تاجروں میں بیٹھیں تو دل کے غریب ہو جائیں گے۔ ہمارے ہم نشین کتابیں اور صرف کتابیں ہیں جن سے کسی فتنے اور بدمزگی کا اندیشہ نہیں اور نہ ان کی زباں اور ہاتھ سے کوئی خطرہ ہے۔

عبداللہ بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"میں نے قبر سے زیادہ واعظ، کتاب سے زیادہ مخلص دوست اور تنہائی سے زیادہ بے ضرر ساتھی کوئی نہیں دیکھا ہے۔"

دارالعلوم دیو بند کے شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علی اپنی ایک عربی نظم میں لوگوں سے کنارہ کشی و خلوت گزینی اور کتاب سے دوستی پر لوگوں کی ملامت کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے دنیا کی خاک چھانی ہے چھوٹے بڑے سے ملاہوں لیکن کسی کو بھی اپنا خیر خواہ نہیں پایا ہے لیکن علمی کتاب واقعی ہی میرا حقیقی دوست ہے کیونکہ

ولکن الکتاب کتاب علم
سمیری فی اللیالی والنهار
یوا سینی اذا هجمت همومی
ویونسنی اذا انا فی الزمار
طریفی تالدی وولی امری
احب ذخائری وکنا ضماری
یدافع عسکر الاحزان عنی
و یهدانی اذا انا فی السهار

سکری اذا ماشئت خمرا
به
افاقتی ویه خماری
ومنه
فهلا ایها اللوام لمتم
قلبی القلب من قطب الثمار
ثمار فنون علم باجتهاد
و تقریب لما یلدیه دار

"لیکن علمی کتاب میرا شب و روز کا دم ساز اور ہم راز ہے۔
مجھ پر اچانک رنج و غم آپڑے تو میری غم خواری کرتی ہے اور جب میں بلاکت میں پھنس جاؤں تو تسلی دیتی ہے۔ کتاب و ساوس و مصائب میں خالص دوست، غم خوار، مونس اور محافظ ضروریات ہے۔
کتاب میرا نیا اور پرانا سرمایہ ہے منتظم امور ہے محبوب ترین ذخیرہ اور غیر متوقع مال ہے۔

کتاب مجھ سے غم کے لشکر کو دور کرتی ہے اور جب مجھے نیند نہیں آتی تو لوریاں دے کر مجھے سلاتی ہے۔
جب مجھے شراب کی خواہش ہوتی ہے تو میرا نشہ اسی سے ہوتا ہے اور اسی سے مجھے افاقہ ہوتا ہے اور اسی سے میرا خمار ہے۔
اے ملامت گرو! تم نے کیوں ملامت نہیں کی بہترین ثمرات سے بے نیاز شخص کو جو فنون علم کے مختلف النوع ثمرات سے محنت اور دوڑ دھوپ کے ساتھ جس کو اہل علم جانتے ہیں۔"

اس نظم کا ایک ایک حرف کتاب کی دوستی اور اس کی بہترین رفاقت کا اظہار کرتا ہے اسی لئے تو مشہور عربی شاعر ابو الطیب متنبی نے بھی بہترین دوست کے انتخاب کے طور پر کتاب ہی کا نام لیا ہے۔ کہتا ہے کہ

اعز مکان فی الدنیا سرج سابح
و خیر الجلیس فی الزمان کتاب

"یعنی دنیا میں بہترین مکان اور جگہ گھوڑے کی زین ہے یعنی لڑائی کے میدان میں موجود ہونا ہے اور زمانے میں بہترین ہم نشین - وہ "کتاب" ہے۔"

اور اسی مضمون کو ایک اردو شاعر نے بڑی عمدگی سے ادا کیا ہے جس پر میں اپنا مضمون ختم کرتا ہوں -

ہم نشینی اگر کتاب سے ہو
اس سے بہتر کوئی رفیق نہیں

نمبر(3) طاہر منیر درجہ ثانیہ

ایک انسان کو اپنی تمدنی زندگی کے لئے جہاں ہوا' پانی' غذا اور معاشرہ کی ضرورت ہوتی ہے وہاں یہ انسان اس بات کی بھی خواہش رکھتا ہے کہ اس کا کوئی ایسا دوست غمگسار اور ہمنوا ہو جو اس کا بہترین سہارا بن سکے - ہر طبقے' ہر مزاج اور ہر نسل کے لوگوں میں دوست رکھنے بنانے اور بننے کا جذبہ دیکھنے میں آیا ہے۔ دنیا کی کوئی قوم اور قوم کا ادب عالیہ یعنی کلاسیکل لٹریچر دوستی کے جذبے اور دوستی کے عنوان سے - کبھی بھی خالی نہ رہا-

دوست یا ساتھی چننے کا معیار ہر انسان کے نزدیک مختلف رہا ہے۔ بڑ دیکھنے میں آیا ہے کہ انسان نے دوست یا ساتھی بنانے کے لئے کسی انسان کی بجائے کتے' بلی یا کسی پرندے کا انتخاب کیا ہو - بعض لوگ کسی مشغلے کو بطور رفیق اپنا لیتے ہیں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے نزدیک بہترین دوست سکہ رائج الوقت ہوتا ہے -

پسند اپنی اپنی - معیار اپنا اپنا بلکہ مزاج بھی اپنا اپنا

میں اپنی خام عقل' کوتاہ فہم اور کم علم کے مطابق اپنا بہترین دوست "کتاب" کو قرار دوں گا -

ممکن ہے "زن' زر' زور اور زمین کے شیدائی میرے اس انتخاب کا مضحکہ اڑائیں اور مجھے اس دنیا کا "پاگل نمبر1" قرار دے - تسلیم!

اس جمہوری دور میں کہ ہر شخص اپنی رائے کا اظہار برملا طور پر کر سکتا ہے کوئی کسی شخص کی زبان پر پابندی نہیں لگا سکتا مگر اپنے نزدیک جو حقیقت بالکل روز روشن کی مانند سامنے نظر آرہی ہے اس کی وضاحت میں ضرور کروں گا۔

ہر انسان بنیادی طور پر ایک طالب علم ہوتا ہے اور ساری زندگی طالب علم رہتا ہے خواہ دس برس کا ہو یا ایک سو دس برس کا - خواہ یہ کسی درسگاہ میں باقاعدہ رسمی تعلیم حاصل کرے یا زندگی کی وسیع بسروگاہ میں بھٹکتے ہوئے غیر رسمی ... دونوں مقامات پر یہ اکتساب فیض کرتا ہے اور علم کے وسیع ذخیرے سے اپنا ... رہتا ہے انسان ہر مقام پر کتاب کو اپنا رہنما پاتا ہے اور اس سے راہوں کے اندھیارے روشن کرنے کے لئے روشنی مستعار لیتا ہے -

کتاب ایک ایسی شے ہے جو ہمیشہ سے پیغمبروں کے حصے میں آئی ہے ... نے کتاب کو دوست بنا لیا اور تاریخ گواہ ہے کہ وہ کامیاب رہے - اللہ خود اول و آخر ہے وہ کتاب کے ذریعے رہتی دنیا تک کی انسانیت کی نجات کے لئے ... مقدس کو نسخہ کیمیا بتاتا ہے -

کتاب ایسا بہترین رفیق ہے جو اپنے قاری دوست کو کبھی بھی تنہا نہیں ... رہتا ہمیشہ اپنے دوست کا حوصلہ بلند کرتا ہے -

بڑے بڑے دانشور' فلسفی اور جگاوری ادیب و شاعر لوگ اسی رفیق حیات ... بدولت حیات جاوداں پانے میں کامیاب ہوئے ہیں -

کتاب زندگی دیتی ہے - یہ زندگی کو سنوارتی ہے - جہاں زندگی ناتواں ہو ... توانائی بہم پہنچاتی ہے - جہاں زندگی ناپید ہو وہاں زندگی جنم دیتی ہے اور اپنے ... پڑھنے والے کو زندگی کے اسرار و رموز سکھاتی ہے -

جس طرح انسانوں میں بھلے برے دوست ہوتے ہیں اسی طرح کتابوں میں ... درجہ بندی کی جاتی ہے - روح کو جلانے والی کتابیں بھی ہوتی ہیں جبکہ روح کو بد

Scanned with CamScanner

روح بنانے والی کتابیں بھی ہوتی ہیں - اخلاق و کردار کو اصل بنانے والی کتابیں
کو جھنجھوڑنے والی کتابیں اور کردار کو افضل بنانے والی کتابیں ضمیر کو میٹھی نیند سلانے
والی کتابیں بھی ہوتی ہیں -

" رزق ہی نہیں بعض کتابیں ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں پڑھ کر پرواز میں
کوتاہی آتی ہے -"

کتابوں کا انتخاب ایک نازک اور پیچیدہ مرحلہ ہوتا ہے - بہترین کتب
بہترین ساتھی کا انتخاب کرتے وقت اپنی تمام تر توجہ، خلوص نیت، تجربہ مشاورت اور
علم بروئے کار لانا پڑتا ہے - تب کہیں جا کر ایسا سچا، نایاب اور تابعدار دوست ہاتھ
آتا ہے -

اقوام و ملل کتابوں میں آب حیات کا نسخہ ڈھونڈتے ہیں اور
حیات جاوید پاتے ہیں جو لوگ کتاب کے علاوہ کسی اور شے سے دل لگاتے ہیں اور
دوستی کے لئے دیگر فانی اور وقتی چیزیں منتخب کرتے ہیں وہ زندگی کی شاہراہ پر
کارواں ہو کر رہ جاتے ہیں -

میں نے اپنے زمانہ طالب علمی میں کتاب سے زیادہ سچا، ہمدرد اور
سے قریب کسی بھی شے کو نہیں دیکھا -

کتاب وہ آئینہ ہے جس میں چہرے مہرے کی ساری کج روی اور
خوبصورتی اور بد صورتی، خامیاں اور خوبیاں مکمل طور پر سامنے آجاتی ہیں - یہ آپ
کی خامیوں پر ہنستی نہیں نہ دوسروں کو آپ پر ہنسانے کا موقع دیتی ہے - بلکہ یہ آپ
کو سنبھالا دیتی ہے ڈھارس بندھاتی ہے اور آپ کو سہارتی ہے تا آنکہ آپ اپنی
بدصورتیوں اور خامیوں پر ازخود قابو نہ پالے -

کتاب وہ دوست ہے جو ہماری بے ڈول شخصیت کو سڈول بناتی ہے ہم جو
قدرت کے عجائب خانے میں کندہ نا تراش ہوتے ہیں کتاب ماہر جوہری کی طرح اپنے
نشتر الماس سے ہمیں تراشتی ہے اور ہمیں تابندگی بخشتی ہیں -

کتاب سفر میں ایک بہترین ہم سفر ہے تنہائی میں ایک بہترین دل نشین

کے مزاج کے موافق ہم کلام ہے جب چاہے تو ساتھ دیتی ہے - وفا میں بے
کبھی بھی ہمراہ بننے سے دریغ نہیں کرتی ایک دنیا سے دور جھونپڑی میں تیرا
کر تمہیں دور دراز دنیا کی سیر کراتی ہے اور ماضی کے پردے کو پھاڑ کر
سب کچھ واضح کر دیتی ہے کبھی آپ کو راز و نیاز میں دھوکہ و فریب نہیں

ابتدائے آفرینش سے ہماری زندگی کے اوراق خالی اور ذہن کے خانے سادہ
ہوتے ہیں کتاب سے دوستی کرکے ہماری اوراق زندگی مہارت سے بھرتے چلے جاتے
اور ذہن کے خانوں میں رنگ بھرنا شروع ہو جاتا ہے آخر میں ہماری شخصیت
قوس قزح کی طرح روشن، خوبصورت اور نفیس بن جاتی ہے -

موضوع کو طوالت اور ثقالت سے بچانے کے لئے آخر میں کہوں گا کہ
انسان کی زندگی کا آغاز بھی کتاب سے ہو اور انجام بھی کتاب پر ہو وہ دنیا و
آخرت میں اسی کتاب کے سائے میں بیٹھ کر مسکرا رہا ہوگا -

معیار اور کوالٹی ہماری پہچان
گھروں، دفاتر اور مساجد و مدارس کے لئے یکساں ضرورت
فرش کو خوبصورت اور پائیدار بنانے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں۔
ماربل اینڈ چپس فیکٹری
ورسک روڈ پشاور ، فون 091-272077

جامعہ میں کمپیوٹر کی افتتاحی تقریب

مولانا تحمید اللہ جان

جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ طلبہ کرام کو دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تقاضوں کے پیش نظر جدید علوم سے روشناس کرانا جامعہ کے اہداف میں شامل ہے۔ تاکہ یہ طلبہ تحقیقی میدان میں آگے بڑھ سکیں اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی وجہ سے پیش آمدہ پیچیدہ مسائل کے حل پر کام کر سکیں اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب دینی علوم سے وابستہ طلبہ جدید ٹیکنالوجی سے واقف ہوں کہ اس سے واقفیت حاصل کئے بغیر عصری چیلنجوں کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ چونکہ ہر دور میں عوام الناس کی راہنمائی علمائے کرام کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔ اس لئے اس دور کے مطابق مسائل سے آگہی بھی علماء کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

چنانچہ موجودہ دور میں کمپیوٹر کے ایجاد نے پوری دنیا میں جو ہلچل مچادی وہ کسی سے مخفی نہیں کمپیوٹر نے بہت سے پیچیدہ مسائل کو بھی جنم دیا تو ان کی تہہ تک رسائی کیلئے کمپیوٹر کے بارے میں جاننا از حد ضروری ہے۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کیا۔ اور جامعہ میں باقاعدہ کمپیوٹر کا انتظام کر دیا گیا ہے لیکن مزید کمپیوٹر مشینوں کی ضرورت باقی ہے۔

جامعہ کی تعلیمی مجلس میں فیصلہ ہوا کہ طلبہ کو کمپیوٹر کورس پڑھانے کے لئے انتظام کیا جائے اور یہ فیصلہ ہوا کہ 4 اگست کو باقاعدہ افتتاح کیا جائے گا۔ چنانچہ اس فیصلے کی روشنی میں 4 اگست بروز بدھ بوقت 5 بجے عصر کمپیوٹر کورس کا افتتاح ہوا۔ ختم قرآن پاک ہوا۔ اس کے بعد جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب نے کمپیوٹر کورس کی اہمیت پر ایک مختصر مگر جامع تقریر کی۔ حضرت مفتی صاحب نے حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا

مجلس جامعہ کی دیرینہ خواہش کے مطابق کمپیوٹر کے افتتاح کیلئے منعقد ہوئی ہے آج شعبہ کمپیوٹر کا باقاعدہ افتتاح کر رہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اصل علم قرآن و حدیث کا علم ہے فضیلت کا معیار علم کے فضائل قرآن و حدیث کے طالب علم کیلئے ہیں ہمارا ابتدائی مقصد اللہ کی رضاء ہے اور اس کی رضاء کیلئے قرآن و حدیث کا علم ہمارا مقصد ہے یہی سوچ و فکر ہے دین کی خدمت ہماری زندگی کا مقصد بنا دے۔

عصری تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے جائز ذرائع کا استعمال دینی خدمت کیلئے نہ صرف ایک عالم و طالب کی ذمہ داری ہے چونکہ موجودہ دور نے بہت سے مسائل پیدا کئے مزید ایسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں جس کے سامنے عقل حیران رہ جاتی ہے۔ لیکن فاضل اس سے آگاہ قدر نہیں ان مسائل کو حل کرنے سے پہلے ان پر آگاہی بہت ہے ورنہ ان کا حل مشکل ہو جائے گا۔

کے اس جدید دور میں جدید آلات کا استعمال وقت کی ضرورت ہے اس کے لئے ہے کہ ہمارے طلبہ وقت کے تقاضے کے ساتھ ان سے نبرد آزما ہوں۔ اس کے ساتھ ہم یہ خطرہ بھی محسوس کر رہے ہیں کہ مبادہ ایک طالب علم پر بارہ سال محنت کی منعت و حرفت آجائے اور وہ اس عظیم دینی کاوش کو ذلیل دنیا کیلئے نیلام نہ کر دے دین کے نام پر سب کچھ ہو رہا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ فراغت کے بعد بھی اس کی دین کی خدمت کیلئے وقف ہو اگر اس کے بعد دنیا کے پیچھے چلے تو یہ اس کی اپنی طالب علمی اور دین سے بے وفائی ہے۔ ہمارے اکابر بھی اس سے ڈرتے تھے کہ اس کی یہ محنت ضائع نہ ہو جائیں یقیناً یہ مشکل میدان ہے اللہ تعالیٰ سے استقامت اور قبولیت کی دعا کریں گے۔ فی الحال جامعہ میں ایک کمپیوٹر ہے پانچ چھ کمپیوٹر لینے کا ارادہ ہے۔ کمپیوٹر سکھانے کے لئے جناب عبید اللہ صاحب کا تقرر کیا گیا ہے۔ جو انجینئرنگ یونیورسٹی میں کمپیوٹر

Scanned with CamScanner

کے لیکچرار بھی ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے کہ جامعہ کو کمپیوٹر کورس سکھانے کے لئے استاد عطا فرمایا۔ موصوف صورت اور سیرت کے لحاظ سے مدرسہ کے ماحول کے مطابق بھی ہیں۔

ہمارا ارادہ ہے کہ طالب علم معتدبہ کورس حاصل کرے اور کم از کم اس میں ایک سال ڈپلومہ ہولڈر کی طرح صلاحیت ہو تو اس کے لئے ایک سال کا کورس دو سال میں پڑھایا جائے گا تاکہ طالب علم کی اپنی پڑھائی بھی متاثر نہ ہو۔ فی الحال اساتذہ کے مشورہ پر کمپیوٹر سیکھنے کے لئے درجہ تخصص سال اول کے طلبہ اور درجہ سادسہ کے وہ طلبہ جو میٹرک پاس یا انگریزی سمجھنے والے ہوں ان دو کلاسوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس کے لئے اوقات مقرر کئے جائیں گے جس کی پابندی ضروری ہوگی۔ جامعہ کے ماہانہ تعلیمی جائزوں کی طرح اس کا بھی ماہانہ جائزہ ہوگا جس میں کامیابی کا انحصار 50 فیصد نمبرات حاصل کرنے پر موقوف ہوگا۔

یہ بات واضح رہے کہ اس سے ہمارا مقصد کوئی دکانداری تجارت نہیں بلکہ صرف دینی علوم کی رسائی تک ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا ہے۔

مفتی محمود رحمۃ اللہ ایک مرتبہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک وفاق المدارس کے امتحان کے موقع پر تشریف لائے تھے۔ امتحان کے دوران بعض کاتب دوسرے طالب علموں کے ساتھ بٹھائے تھے جن کو لکھنا نہیں آتا تھا۔ حضرت مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ نے جب دیکھا تو فرمایا کہ مناطقہ انسان کی تعریف حیوان ناطق سے کرتے ہیں اب یہ تعریف تبدیل کرنی چاہیے اس کی جگہ حیوان کاتب ہونا چاہیے اگر آج یہ کہا جائے کہ کمپیوٹر نے اپنی اہمیت پیدا کر کے انسان کی تعریف میں وہ مقام پیدا کی جو کاتب کی ہے۔ اس میدان میں سعودی عرب اور دوسرے ممالک کے یونیورسٹیوں نے بہت کام کیا ہے دنیا میں جتنے بھی کتب خانے ہیں انٹرنیٹ کے ذریعے ان کتب خانوں سے ہزاروں صفحات پر مشتمل کتاب کا مطالعہ آسانی سے کر سکتے ہیں اس انٹرنیٹ کے ذریعے گھر بیٹھے سعودی یا کسی دوسرے ملک کے کتب خانے کی

...ڈاؤنلوڈ / اپڈیٹ کر سکتے ہیں۔

...کے معلومات حاصل کرنے کے لئے اس میدان میں کود پڑے ہیں۔ اب اگر اس ...ان میں دلچسپی نہ لی جائے تو رہ جائیں گے۔ اس لئے طلبہ سے درخواست ہے کہ اس ...ان میں محنت کریں اور کامیابی حاصل کریں۔

...روڈ پر پچپن کنال پر مشتمل جامعہ کا رقبہ (کیمپس) ہے۔ وہاں انشاء اللہ ہمارا ارادہ ہے ...شعبہ کمپیوٹر، شعبہ انٹرنیٹ، اور شعبہ لیکو یج وغیرہ کے الگ الگ شعبے ہوں۔ اسی طرح ...کی مختلف کلاس ہوں گی۔ مثلاً "میبذی" وغیرہ پر تحقیق کیلئے جدید فلسفہ پڑھیں گے۔ ...میبذی، شرح چغمنی اور صدرا ایک لحاظ سے قدیم سائنس کی کتابیں ہیں۔

...طلبہ: آپ سے ہماری بہت توقعات ہیں بشرطیکہ آپ وفاداری اور استقامت کا ثبوت ...ہمارے اساتذہ کرام کی ایک سوچ ہے کہ طلبہ ایک خاص اونچے مقام تک پہنچ جائیں ...آپ اس میدان کیلئے اپنی صلاحیتیں وقف کریں اور ساتھ ہی یہ عقیدہ رکھیں کہ رزق اللہ ...دیتا ہے اگر اخلاص ہو اور یہی عقیدہ ہو تو انشاء اللہ فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ اس سے بھی ...زیادہ دیں گے۔

...آپ اس ترقی کے مقام کی طرف گامزن ہوں گے تو یہی ہماری حوصلہ افزائی ہے اگر ایک ...ڈپلومہ لیکر عربی لکھنے بولنے پر قدرت حاصل کر کے دنیا کے ایک منصب کے لئے ...کوشش کریں تو ہمارے توقعات بے جا ہوں گے۔ اب اگر یہی صلاحیت دین کے لئے ...استعمال کی جائے تو آئندہ نسل کی رہبری اچھی طرح کر سکو گے۔

Scanned with CamScanner

شعبہ کمپیوٹر کی سرگرمیاں

جامعہ کو پانچ عدد کمپیوٹر کی ضرورت تھی - الحمد اللہ گزشتہ ہفتہ اللہ تعالی نے یہ ضرورت پوری کر دی فی الحال درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء کو باقاعدہ کمپیوٹر کورس پڑھایا جاتا ہے-

جامعہ کی کوشش ہے کہ حکومت کا مقرر کردہ یک سال ڈپلومہ کورس شعبہ تخصص کے تعلیمی دورانیہ دو سالوں میں پڑھایا جاسکے-

اس وقت درجہ تخصص کا نصاب مندرجہ ذیل مواد پر مشتمل ہے

(۱)اصول افتاء (۲)اصول تحقیق (۳)معاشیات (۴)سیاسیات

(۵)تقابل ادیان (۶)میراث (۷) جدید مسائل کی نشاندہی اور ان کا حل

(۸)ملکی قانون (منتخب ہے) (۹)تمرین فتوی (۱۰)اردو اور عربی میں مضمون نگاری

(۱۱)کمپیوٹر اور نیٹ ورک

تبصرہ کتب

...رہ نگار - ریاض محمد درجہ سادسہ

...کتاب - محرف قران

...صنف - علامہ سید تصدق بخاری صاحب

...ادارۃ العلم والتحقیق جامعہ ابو ھریرہ نوشہرہ

...امت -- ۲۷۰ صفحات

قیمت -- ۱۲۰ روپے

...گہری نظر سے مسلم معاشرہ کا مطالعہ کیا جائے تو بہت سے ایسے اشخاص نظر آجائیں گے ...ن کو دین سے ناواقف اور سادہ لوگ بالعموم اور مغربیت سے متاثر افراد بالخصوص اپنے دین و ...کے مصلح اور مخلص سمجھتے ہیں اور ان ہی کی اقتداء اور ہم مسلکی کو باعث فخر اور نجات سمجھتے ...ہیں

لیکن حقیقت میں یہ اشخاص ان کیلئے مصلحین اور مخلصین نہیں ہوتے بلکہ مار آستین ...زہریلی شوگر کوڈٹ گولیاں ہوتے ہیں

ان برائے نام مصلحین میں ایک مشہور زمانہ شخصیت سر سید احمد خان کی ہے - جو ...ہری شکل و صورت کے اعتبار سے تو مسلمانوں کا بڑا خیر خواہ اور خیر اندیش معلوم ہوتا ہے - ...اگر اسکو اسکی تصنیفات کے آئینہ میں دیکھا جائے تو وہ مسلمانوں کیلئے زہر قاتل سے بھی ...ہے - اسکے عقائد اور خیالات اسلامی تعلیمات اور قرآن و حدیث کے بالکل متضاد ہیں -

سر سید احمد خان کے دینی خرافات اور لغویات تو بہت زیادہ ہیں لیکن مشت نمونہ ...ان میں سے چند کا تذکرہ پیش نظر کتاب میں کیا گیا ہے جن کو پڑھ کر سر سید کی دینی اور ...شخصیت کی حقیقت کھلتی ہے -

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

...کے اندر پتہ چلتا ہے کہ سر سید احمد خان قوم کیلئے اور بالخصوص مسلمانوں کیلئے ایک خیر خواہ ...نہ تھے بلکہ مسلم سوسائٹی کیلئے ناسور اور خطرناک زہر تھے

Scanned with CamScanner

سر سید احمد خان کے چند خرافات کے نمونے

زیر نظر کتاب سے

مرزائیوں کے فرقہ ضالہ کی تاریخ احمدیت میں یہ بات سپرد اوراق ہے کہ سر سید کا متبنّی غلام احمد قادیانی جو کہ پرلے درجے کا ضال اور مضل تھا کے ساتھ قلبی ربط تھا۔
بلکہ خود متبنّی کا کہنا ہے کہ میرے ساتھ سر سید کا تین باتوں میں اتفاق ہے۔
عیسی علیہ السلام مولود بلا والد نہیں تھے بلکہ معمول کے مطابق اپکا بھی باپ تھا
حضرت عیسی علیہ السلام اسمانوں کو نہیں اٹھائے گئے اور قرآن کریم کے اندر جو اٹھانے کا تذکرہ ہے اس سے درجات کی بلندی مراد ہے۔ نبی اخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج روح مع الجسد کے ساتھ نہیں ہوئی بلکہ آپ کی معراج صرف روح کی ہوئی۔ سر سید حضرت جبرائیل علیہ اسلام جیسے عظیم المرتبت فرشتے سے منکر تھا لکھتے ہیں کہ وحی وہ شی ہے کہ قلب نبوت پر فطرت نبوت کی سبب سے مبدا فیاض سے نقش کیا جاتا ہے بھی انتقاش کبھی بولنے والی آواز کی طرح ہوا کرتا ہے جو ظاہری کانوں سے سنا جا سکتا ہے۔ اور کبھی بغیر آواز سے سمجھایا جاتا ہے۔ سر سید کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس فرشتہ سے منکر تھے جو وحی نازل کرنے پر مامور تھا۔ سر سید احمد خان جنت کے موجود اور تخلوق ہونے سے منکر تھا
سر سید احمد خان جنت اور جھنم کے بالفعل موجود ہونے کے منکر تھا۔ جبکہ جنت کے متعلق سر سید کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ بات کہنا کہ جنت کے اندر حور ہونگے شراب دودھ اور شہد کے نالے ہونگے مختلف قسم کے میوہ جات ہونگے جو دل کے اندر آجائے مل جائے گا یہ ایک بے ہودہ پن ہے۔ اور اگر جنت انہیں چیزوں کا نام ہو تو ہمارا موجودہ بال اور متاع ان سے بدرجہا بہتر ہے۔ سر سید کے لغویات اور شطحیات میں سے یہ بھی مرقوم ہے کہ وہ بیت اللہ کی عظمت سے منکر تھا کہتا ہے کہ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں
کہ اس پتھر سے بنے ہوئے چوکھونے کمرہ میں ایک ایسی متعدی برکت ہے جہاں سات مرتبہ

...بدایت رسید ہوتا ہے ایں خیال است محال است جنون یہ ایک الگ قسم کی جنون ...مسلمانوں کے اندر راسخ ہوچکی ہے کیونکہ اس کعبہ کے اردگرد تو گدھے اور اونٹ بھی

...ی زبا

...ہدی مزید تحریر کاسدیہ بھی ہے کہ نماز کے اندر کعبہ کی طرف منہ کرنا اسلام کا کوئی

...نہیں ہے

...بالا جمال یہ ہے کہ سر سید اسلامی تعلیمات اور ترغیبات کے بالکل برعکس ایک بے دین

...ص تھا

...ے علماء حق کی جانب سے سر سید جیسے ملحد اور بے دین کے خرافات اور لغویات کے ...ئی تحریر موجود نہیں تھی تاکہ لوگ سر سید کو اپنے مقتدی اور معاون کے بجائے دشمن سمجھ ...ر شطحیات سے اعراض کر کے حقیقی پیشواؤں کے دامن پکڑ کر فلاح دارین حاصل

...ر کتاب کے مصنف نے مسلمانوں پر احسان کر کے تیشہ قلم لیکر سر سید احمد خان کی ...مذہب کی وہ تمام عمارت گرادی جس کیلئے سر سید احمد خان نے اسلام کو اساس بنایا تھا ...موصوف نے سر سید کے عقائد کاسدہ اور تحریرات فاسدہ کو نقل کر کے انکو زیور حوالہ ...کے ساتھ مزین کر کے قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جوابات دیئے ہیں تاکہ ...ہو کے ان خرافات سے خبردار ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح اور درست بات سے بھی ...ین کرام واقف ہو جائیں
...ف نے دربار الٰہی میں اس عظیم ذمہ داری سے فراغت کی سعادت حاصل کی۔
...تعالیٰ کتاب ھذا کو مقبول بنا کر سب کی اخروی نجات کا ذریعہ بناوے۔ آمین
...ذ توفیق

بنوں
برانڈ
ٹریڈ مارک
معیار میں اعلیٰ

ابل الادم

سولہ اجزاء مجموعہ

بنوں
سالن مصالحہ

مرچ ، دھنیا ، ہلدی ، لہسن ، میتھی ، زیرہ ، کالی مرچ
جلوتری ، الائچی کلاں ، املچور ، انار دانہ ، تیز پتہ
لونگ ، اور ٹماٹر پاؤڈر

حاجی مقبول الرحمٰن ، شاقیاز خان

کلا آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان

واما الذین سعدو الففی الجنته

اسلامی ثقافت کی دنیا میں انقلاب

علمی و تحقیقی میدان میں ایک اہم قدم
نئے جذبے اور نئے حوصلے کے ساتھ

شرک و بدعت کے اندھیروں میں

مرکز توحید و سنت

توحید و سنت کا مینار

دار العلوم سعیدیہ اوگی کا ترجمان

زیر سرپرستی
شیخ القرآن والحدیث
حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب
(الخطیب)

انشاء اللہ العزیز عنقریب منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوگا

ماہنامہ السعید

ماہنامہ السعید

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا
مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب

نائب مدیر
حافظ شاد محمد میرانی

اہداف و اغراض

(۱) توحید باری تعالیٰ، شان رسالت، عظمت صحابہؓ، مخلوق خدا کی خیر خواہی، عملی جہاد اور اسلامی سیاست کا ترجمان۔

(۲) عصر حاضر کے عمیق اور پیچیدہ مسائل، دینی ضروریات، معاشی اور اقتصادی مسائل کے حل کیلئے ایک تحقیقی ادارہ۔

(۳) الحاد و زندقہ، اباحت و بے دینی، فتنہ انکار حدیث و رفض، منکرین ختم نبوت، استشراق، یہودیت و عیسائیت اور دیگر مذاہب باطلہ کیلئے ننگی تلوار۔

(۴) اسلامی نظام تعلیم و تربیت، ارشادات نبویؐ، قرآنی تعلیمات، اسلامی ثقافت و تہذیب، اسلاف کے تاریخ ساز واقعات اور فکر انگیز تجربات کا علمبردار۔

(۵) اخلاق نبویؐ، وعظ و نصیحت، دعوت و تبلیغ، رشد و ہدایت، اصلاح نفس، اتباع سنت، علم و عمل، خوف خدا اور اتحاد بین المسلمین کا داعی۔

(۶) عام فہم اور دلچسپ و معیاری مضامین کے مطالعہ اور علماء، فضلاء، مشائخ، خطباء، معلمین امت، نامور محققین اور حکماء امت کے زرین خیالات سے آگاہی کیلئے بلند پایہ تعلیمی اور اصلاحی جریدہ۔ ماہنامہ السعید کے فارم رکنیت پر کر کے خود ممبر بنیں اور حلقہ اثر و رسوخ میں خریداری کی وسعت کیلئے احباب و رفقاء کو خریدار بنا کر اس اہم دینی فریضہ میں شرکت فرمائیں واجرکم علی اللہ تعالیٰ۔

(۷) آپ کے نگارشات و مضامین، فراہمی اشتہارات، بہترین تجاویز اور قابل عمل مشورے ادارہ کا قابل فخر سرمایہ ہے۔

والسلام

(رابطہ کیلئے) دفتر ماہنامہ "السعید" دار العلوم سعیدیہ ضلع مانسہرہ اوگی صوبہ سرحد پاکستان فون نمبر ۳۵-۳۲۰۰۳-۰۹۸۷

شعبہ نشر و اشاعت دار العلوم سعیدیہ اوگی مانسہرہ